صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 20 فروری 2010ء بمطابق 5 ربیع الاول 1431 ہجری سہ پہر چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يُرِيدُونَ أَن يُطۡفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفۡوَٰهِهِمۡ وَيَأۡبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡكَـٰفِرُونَO هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡمُشۡرِكُونَ O يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرً۬ا مِّنَ ٱلۡأَحۡبَارِ وَٱلرُّهۡبَانِ لَيَأۡكُلُونَ أَمۡوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلۡبَـٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۗ وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍO صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

(ترجمہ): وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ سے بجھادیں. حالانکہ اللہ تعالیٰ بدون اس کے کہ اپنے نور کو پہنچادے مانے گا نہیں گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں۔ (چنانچہ) وہ (اللہ) ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام (بقیہ) دینوں پر غالب کر دے۔ گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔ اے ایمان والو اکثر احبار اور رہبان لوگوں کے مال نامشروع طریقے سے کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے باز رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور (غایت حرص سے) جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو آپ ان کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجئیے۔

و آخِرُ الدعَوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جذا کم اللہ۔

مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شاہ حسین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ دونوں ایک ہی صف سے اٹھے ہیں مفتی کفایت اللہ صاحب آج، اصل میں میری ایک روایت رہی ہے اور رولز میں بھی ہے کہ 'کوئسچنز آور' سے پہلے کسی پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے لیکن مفتی صاحب! مختصر، ایک منٹ۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ مانسہرہ میں دو تھانوں میں بم بلاسٹ ہوا ہے، اس میں بہت سارے پولیس جوان زخمی اور ایک ایس ایچ او شہید ہو گیا ہے تو مانسہرہ تو بہت زیادہ پر امن علاقہ تھا، اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اب وہ بھی پر امن نہیں رہا، پورا ہزارہ ڈویژن۔ جو آگ پورے صوبے میں تھی، اب اس کو اور بڑھایا جارہا ہے اور جناب سپیکر، اس طرف بھی آپ کو میں متوجہ کر رہا ہوں کہ کوہستان کے اندر 'Settled area' کے اندر جو طوفانی تودہ گرا تھا اور وہاں جو امدادی کارروائیاں ہیں، اس پر اطمینان نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں ایک سو تک لوگ جو ہیں، وہ شہید ہو گئے ہیں اور مزید لوگوں کو نکالا جا رہا ہے ملبے سے اور زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہاں اگرچہ صوبائی گورنمنٹ نے ایک ہیلی کاپٹر کا انتظام تو کیا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ مصیبت بہت زیادہ ہے اور اس کے مقابلے میں جو صوبائی حکومت کی کاوشیں ہیں، وہ نسبتاً کم ہیں اور میری خوش قسمتی ہو گی کہ اس وقت محترم وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود ہیں، اگر اس کے بارے میں کچھ اس طرح ڈیٹیل بتا دی جائے جس سے صوبے کے عوام خوش ہو جائیں۔ یہ جو آسمانی آفتیں آتی ہیں، اس کیلئے کوئی الگ محکمہ تجویز کیا جائے یا الگ سے کوئی فورس اس کیلئے مقرر کر دی جائے اور کوہستان چونکہ ہم سے بہت زیادہ دور ہے تو اس کو ٹھیک طریقے سے وہاں پر Manage کرنا مشکل ہے۔ امدادی کارراوائیاں دیر سے شروع ہوئی ہیں تو اس میں پریشانی ہے جی بہت زیادہ۔ بہت زیادہ کالیں آرہی ہیں اور ٹیلیفون آرہے ہیں، تو میں نے آپ کے ذہن میں ڈال دیا ہے اور مجھے امید ہے کہ حکومت اس پر مناسب جواب دیگی، شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا لیکن ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے تو 'کوئسچنز آور' کے بعد حکومت کی طرف سے ان کو جواب دیا جائے گا۔ 'کوئسچنز آور'، احمد خان بہادر صاحب، سوال نمبر 658۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

* 658 - جناب احمد خان بہادر: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے مردان میں کچرا اٹھانے کیلئے گاڑیاں اور ملازمین ناکافی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل ناظم مردان کو گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں;

(ج) اگر (الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ٹی ایم اے مردان میں گاڑیوں اور ملازمین کی تعداد بتائی جائے;

(ii) اگر کچرا اٹھانے کیلئے گاڑیاں اور ملازمین ناکافی ہیں تو ٹی ایم اے مردان نے کچرا اٹھانے کیلئے کتنی گاڑیاں اور ملازمین روزانہ کے حساب سے اجرت پر رکھے ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) تحصیل ناظم قانون کے مطابق کتنی سی سی کی گاڑی استعمال کر سکتا ہے اور اب وہ کتنی گاڑیاں استعمال کر رہا ہے;

(iv) ٹی ایم اے مردان کے دیگر افسران/اہلکاروں کے پاس کتنی گاڑیاں موجود ہیں، نیز تیل و مرمت پر ماہانہ کتنا خرچہ آتا ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، صرف ایک گاڑی مہیا کی گئی ہے۔

(i) ملازمین کی تعداد 984 ہے جبکہ گاڑیوں کی تعداد 19 ہے۔

(ii) کوئی گاڑی کچرا اٹھانے کیلئے اجرت پر نہیں لی گئی، البتہ 55 عدد ملازمین روزانہ اجرت پر مبلغ تین ہزار روپے ماہانہ پر رکھے گئے ہیں۔

(iii) تحصیل ناظم صرف ایک گاڑی S.S.R 3000 cc استعمال کر رہا ہے۔

(iv) ٹی ایم اے مردان کے پاس مندرجہ ذیل چار گاڑیاں ہیں:۔

+S.S.R. تحصیل ناظم + موٹر کار 1335 تحصیل میونسپل آفیسر

+ڈبل کیبن 269 تحصیل آفیسر (انفراسٹرکچر) +ٹویوٹا جیپ 3562 سینی ٹیشن انسپکٹر/ملریا انسپکٹر

ان مندرجہ بالا گاڑیوں اور صفائی کیلئے مختص گاڑیوں پر اخراجات کی تفصیل یہ ہے:

ماہانہ تیل خرچہ اوسطاً -/3,00,000 روپے

ماہانہ مرمت پر خرچہ اوسطاً -/55,000 روپے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب احمد خان بہادر: سر ! زۂ مطمئن يمه د دے جواب نه۔

Mr. Speaker: Thank you. Again Ahmad Khan Bahadar Sahib. Question No. 652.

* 652 - جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شیخ ملتون ٹاؤن مردان میں بنیادی ضرویات یعنی پارکس، مین ہولز، سڑکوں اور Walking tracks پر کافی رقم خرچ کی گئی ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ٹاؤن میں درختوں کی کٹائی سے کافی آمدن حاصل ہوئی ہے;

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے پاس موجود رقم بینک میں پڑی ہوئی ہے;

(د) آیا یہ درست ہے کہ مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں ہائر گریڈ کی پوسٹوں پر لوئر گریڈ کے افسران تعینات کئے گئے ہیں;

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) پارکس، میں ہولز، سڑکوں اور واکنگ ٹریکس پر گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے;

(ii) درختوں کی کٹائی سے کتنی آمدن ہوئی ہے اور وہ آمدنی کہاں خرچ کی گئی ہے، نیز مزید درخت لگائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی رقم کس بینک میں کب سے پڑی ہے، اس پر سالانہ کتنا منافع حاصل ہوتا ہے اور یہ رقم کہاں خرچ کی جاتی ہے;

(iv) کام کرنے والے ملازمین کی تعداد کتنی ہے اور وہ کہاں کہاں کام کرتے ہیں;

(v) ہائر گریڈ کی پوسٹوں پر کتنے لوئر گریڈ کے افسران تعینات کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے اور ایسا کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(وزیر بلدیات): الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) (1) شیخ ملتون ٹاؤن فیز 1 میں کل دس عدد، فیزII میں دو عدد اور فیزIII میں ایک عدد پارکس تعمیر کی گئی ہیں جبکہ ایک واکنگ ٹریک فیزII میں واقع ہے۔ ان پارکس، مین ہولز، سڑکوں اور واکنگ ٹریک پر گزشتہ دو سالوں کے دوران مبلغ 17.332 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ii) درختوں کی کٹائی ایم۔ ڈی۔ اے کی گورننگ باڈی کے ایک اجلاس منعقدہ 4 اپریل 2008ء میں منظوری دی گئی جس کی باقاعدہ نیلامی مورخہ 16 جولائی 2008ء کو نیلام کمیٹی کی زیر نگرانی منعقد ہوئی، جس سے مبلغ -/17,72,000 روپے آمدن ہوئی اور یہ آمدنی حسب معمول متفرق اخراجات کی مد میں جن میں پٹرول، تنخواہ، مرمت، ٹیوب ویل اور بجلی وغیرہ پر خرچ کی جاتی ہے۔ ایم۔ ڈی۔ اے کا بجٹ ان محاصل کی بنیاد پر تیار کیا جاتا ہے، نیز مزید تین ہزار نئے پودے لگائے گئے ہیں۔

(iii) مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ایک نیم خود مختار ادارہ ہے اور اپنے اخراجات خود برداشت کرتا ہے، صوبائی/ ضلعی حکومت اس ادارے کو کسی قسم کی مالی امداد/ گرانٹ نہیں دیتی، لہذا شیخ ملتون انتظام کو چلانے کیلئے مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے صوبائی حکومت کی اجازت اور سابقہ طریقہ کار کے مطابق مبلغ 153.183 ملین روپے نیشنل بینک، خیبر بینک اور مائی بینک میں بالترتیب 13 فیصد، 12.50 فیصد، 13.75 اور 18.00 فیصد سالانہ شرح منافع کے حساب سے Invest کی ہے۔ منافع کی رقم حسب ضرورت 'Capital Work' کی مد میں استعمال کی جاتی ہے۔

(iv) مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں تقریباً 113 ملازمین مختلف پوسٹوں پر تعینات ہیں، تفصیل ایوان میں پیش کر دی گئی ہے۔

(v) مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں کل چار لوئر گریڈ کے افسران ہائر گریڈ پر تعینات ہیں جو درج ذیل ہیں کیونکہ مجوزہ افسران کی تعیناتی زیر غور ہے، لہذا کام چلانے کیلئے ایسا کیا گیا ہے:

نمبر شمار	نام پوسٹ	لوئر گریڈ کے افسر کا نام اور گریڈ	کیفیت
(1)	ڈپٹی ڈائریکٹر (BPS-18)	انجینئر مقرب خان (BPS-17)	خالی پوسٹ
(2)	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BPS-17)	امتیاز احمد، سب انجینئر (BPS-16)	خالی پوسٹ
(3)	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BPS-17)	محمد جاوید، سب انجینئر (BPS-16)	خالی پوسٹ
(4)	اکاؤنٹس آفیسر (BPS-17)	محمد طاہر ڈویژنل اکاؤنٹنٹ (BPS-16)	خالی پوسٹ

(مزید تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے)

Mr. Speaker: Any supplementary?

Mr. Ahmad Khan Bahadar: Jee sir. Sir, this Question was regarding sir

جناب احمد خان بہادر: او جی، دا سوال د شیخ ملتون بارہ کښے وو جی او دیکښے خو جی زۂ مطمئن شوے وومہ خو Actually دیکښے مردان ډیویلپمنټ اتھارټی پہ شیخ ملتون کښے یو کلب جوړ کړے وو جی او ھغہ کلب ئے د Commercial activities د پارہ یو کس لہ پہ لیز باندے ورکړے وو تر 2015 پورے جی، ھغہ لیز بہ پہ 2015 کښے ختمیږی او د ھغے لیز ختمیدو تہ لہ کافی ټائم شتہ او مزید Extension ئے ورلہ 33 years د پارہ ورکړے دے نو سر، ما دا وئیل چہ دا غیر قانونی شوے دے، لیز لہ ھغے کښے لس اتہ کالہ، څلور پینځہ کالہ شتہ، تاسو څنگہ ھغے لہ Extension ورکوئ؟ بل دا کہ Extension ورکوئ نو زیات نہ زیات یو کال مخکښے ورکولے شئ۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک شوجی۔ آنریبل منسٹر فار لوکل گورنمنټ، پلیز۔

وزیر بلدیات: تھینک یو ویری مچ، مسٹر سپیکر۔ زۂ بھادر خان تہ دا تسلی ورکوم چہ دا ما سرہ دوئ خبرہ کړے وہ، د دے انکوائری آرډر مے کړے دے، انشاء اللہ د دے انکوائری رپورټ بہ راشی او زۂ دوئ سرہ بہ کښینم او دا خبرہ بہ انشاء اللہ Settle کړو او چہ چا غلط کار کړے دے، د ھغہ خلاف بہ سخت نہ سخت ایکشن اخلو انشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Again Mr. Ahmad Khan Bahadar Sahib, Question No. 654. This is your third Question.

* 654 - جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مردان میں شیخ ملتون کلب تعمیر کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کلب دس سالہ لیز پر دیا گیا تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ لیز ختم سے پہلے ہی اسے دوبارہ لیز پر دیا گیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ کلب کب تعمیر کیا گیا اور کس مقصد کیلئے تعمیر کیا گیا یعنی فلاح و بہبود کیلئے یا کاروبار کیلئے؛

(ii) کلب کتنے رقبے پر مشتمل ہے، آباد اور غیر آباد رقبہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ کلب کی دس سالہ لیز کب ختم ہونے والی ہے اور وہ کن شرائط پر دیا تھا، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iv) مذکورہ کلب کی لیز ختم ہونے سے پہلے دوبارہ لیز پر دینے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز ایسا کس قانون کے تحت کیا گیااور کن شرائط پر دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(v) مذکورہ کلب کو دوبارہ لیز پر دینے کیلئے اخبار میں مشتہر کیا گیا تھا یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (i) مذکورہ کلب مالی سال 92-1991ء تا 95-1994ء میں تعمیر کیا گیا ہے، اس کی تعمیر کا مقصد شیخ ملتون ٹاؤن کے مکینوں کو زندگی کی بہتر سماجی وثقافتی سہولیات اور سرگرمیوں جیسا کہ ریڈنگ رومز، بلیئرڈ گیمز، ٹیبل ٹینس، کارڈز، کیرم بورڈ وغیرہ مہیا کرنا تھی۔ اس کلب کی تعمیر پر تقریباً 5.25 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ii) یہ کلب شیخ ملتون ٹاؤن کے سیکٹر F، فیز 1 میں واقع ہے جو تقریباً 16.62 کنال اراضی پر محیط ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

آبادرقبہ: 6800 مربع فٹ یعنی ایک کنال، چار مرلہ

غیر آبادرقبہ: 15.22 کنال

(iii) مذکورہ کلب بنیادی طور پر عرصہ دس سال کیلئے لیز پر دیا گیا تھا، جس کی میعاد مورخہ 2015 کو ختم ہونے والی ہے، البتہ لیز جو کہ لیز مدت میں مزید دس سال کی توسیع ایم۔ ڈی۔ اے کی صوابدید پر ہے، لیز ایگریمنٹ کی نقل ایوان میں پیش کر دی گئی۔

(iv) مذکورہ کلب کے موجودہ لیز ہولڈر نے ضلع ناظم مردان (چیئرمین، ایم ڈی اے) کو درخواست گزاری کہ وہ کلب میں عوام کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے خرچہ پر ایک شادی ہال / کانفرس ہال تعمیر کرنا چاہتا ہے جس کیلئے موجودہ لیز کی مدت میں عرصہ تینتیس سال کی توسیع کی جائے۔ ایم۔ ڈی۔ اے کے گورننگ باڈی کے اجلاس منعقدہ مورخہ 6 جنوری 2009ء کو تمام ممبران (ماسوائے ڈی سی او) مردان نے موجودہ کلب میں شادی ہال کی تعمیر اور لیز کی مدت میں مزید تینتیس سال کی توسیع کی اجازت اس

شرط پر صادر فرمائی کہ وہ ایم۔ ڈی۔ اے کی شرائط کے مطابق تعمیراتی کام اپنے خرچہ پر کرے گا جبکہ ایم۔ ڈی۔ اے اس سے قانون کے مطابق اضافی کرایہ بابت شادی ہال وصول کرے گا۔ گورننگ باڈی کے اجلاس کی کارروائی اور لیز ایگریمنٹ کی فوٹوسٹیٹ کاپیاں ایوان کو فراہم کی گئیں۔

(iv) جی نہیں، مذکورہ کلب کو دوبارہ لیز پر دینے کیلئے اخبار میں اشتہار نہیں دیا گیا کیونکہ کلب پہلے سے موجود لیز ہولڈر کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت عرصہ دس سال کیلئے لیز پر ہے جو کہ موجودہ لیز ہولڈر کے زیر استعمال ہے۔ مزید برآں اس سلسلے میں صوبائی حکومت تحقیقات کر رہی ہے۔ تفصیل ایوان میں پیش کر دی گئی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>جناب احمد خان بہادر</u>: زۂ سر مطمئن یمه، د بشیر خان د جواب نه مطمئن یم۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا خو بیا تا سو دس دس سال لیز والا خبره دیکښې هم کړې ده۔

<u>جناب احمد خان بہادر</u>: او جی، دوئ پکښې انکوائری مقرر کړې چه د هغې څه رپورټ راغې نو هغه به مونږ ته منظوره وی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، شکریہ۔ محمد ظاہر شاہ خان، کوئسچن نمبر 534۔

* 534 - <u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال طالبان نے ضلع شانگلہ کے ہیڈکوارٹر الپوری سمیت کئی علاقے قبضے میں لے لئے تھے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ طالبان کو وہاں سے ہٹانے کے دوران مقامی سویلین لوگ مارے گئے تھے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کتنے سویلین مارے گئے، حکومت نے ان کو کتنا معاوضہ ادا کیا ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ)</u> (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) طالبان / جنگجو کے خلاف پاک آرمی کے آپریشن کے دوران کل تیرہ سویلین مارے گئے تھے جبکہ چھبیس افراد (سویلین) زخمی ہوئے تھے۔ معاوضے کی تفصیل ذیل ہے:

(i) فوت شدہ افراد کے ورثاء کو پاک آرمی نے ایک لاکھ رپے فی فوت شدہ فرد کے حساب سے معاوضہ ادا کیا ہے۔

(ii) زخمی شدہ افراد کو پچاس ہزار روپے فی شدید زخمی کے حساب سے معاوضہ تحصیلدار الپوری کے ذریعے ادا کیا جا چکا ہے۔

(iii) معمولی زخمی افراد کو پچیس ہزار روپے، فی معمولی زخمی کے حساب سے معاوضہ تحصیل الپوری کے ذریعے ادا کیا جا چکا ہے، تفصیل ایوان میں پیش کر دی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب سپیکر: ضمنی سوال پکښې شته؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جی، جی۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر! په دیکښې دوئ دا جواب را کړے دے چه کوم دا خلق مړه دی په دے آپریشن کښې، دوئ ورله یو، یو لاکھ روپۍ ورکړی دی جی او بیا ئے دا رقم بړهاؤ کړے دے، درے درے لاکھ روپۍ کړی دی، نو دا غریب خلق پکښې مړه دی، د حکومت سره په تعاون کښې مړه دی، د طالبانو خلاف او د دهشتگردو خلاف دا خلق مړه دی، نو زۀ ستاسو په وساطت سره چیف منسټر صاحب ته وایمه چه دا پیسے درے درے لکھه روپۍ کړی، لکه څنګه چه عام په شانګله کښې د هغے نه وروستو یا په سوات کښې دغه شوی دی، نو د خلقو څه لږه غوندے ګزاره به اوشی، دا پیسے ډیرے لږے دی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: د دے Background داسے دے چه دا ایکشن چه کوم د آرمی ایکشن وو او دا نومبر 2007ء کښې چه کله Caretaker set up وو، دغه وخت کښې دا شوے وو، نو دے وخت کښې As such څه پالیسی نه وه Device شوے دے Compensation amount حوالے سره خو اوس هر کله چه مونږ له انشاء اللہ پیسے راشی نو زمونږ یو داسے سوچ دے چه دا Payment چه کوم دی، دا مونږ Uniform کړو Throughout the Province، خو دا داسے یو وخت سره وو چه هغه وخت سره لکه دا پالیسی چه کوم Existing policy ده، دا خو د دے

گورنمنټ د هغه وخت سره لکه دا دCaretaker set up یوه فیصله وه، دا یو یو لاکھ او پچاس پچاس هزار روپئ لکه دا ورکړے شوے وے۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: هغه ټهیک ده جی کنه خو زۀ هغه خبره نه کوم، زۀ دا خبره کوم چه حکومتونه خو خئ راځی نو زۀ دوئ نه دا Assurance غواړم چه دا پیسے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ملاؤ به شی، که نه به شی ملاؤ؟

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: چه دا پیسے د اومنی نو چه بیا کله راغلے نو ورله د ورکړی کنه۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: بالکل، چه پیسے راغلے، انشاء الله دا زمونږه خیال دے چه دا Uniformity به راولو که خیر وی جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Again Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, Question No. 536.

* 536 ۔<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابق والئی سوات نے ضلع شانگلہ میں مختلف مقامات پر قلعے تعمیر کئے تھے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سوات کے ادغام کے بعد مذکورہ قلعے خالی ہو گئے اور ان پر مختلف لوگوں نے قبضے کر لئے ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو یہ قلعے کہاں کہاں پر واقع ہیں اور کس کس کے قبضے میں ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>وزیر اعلیٰ</u> (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ سابق والئی سوات نے ضلع شانگلہ میں مختلف مقامات پر قلعے تعمیر کرائے تھے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ سوات کے ادغام کے بعد مذکورہ قلعے خالی ہو گئے تھے لیکن اب وہ پولیس کے قبضے میں اور زیر استعمال ہیں۔

<u>حدود تھانہ الپوری:</u>

(1) قلعہ پاگوڑئی اراضی کل تین کنال، ایک مرلہ مسمار شدہ قبضہ پولیس میں ہے۔

(2) بمقام امنوی جو قلعہ تھا، وہ مسمار ہو کر اب وہاں پر اراضی دس مرلہ قبضہ پولیس میں ہے۔

بمقام اولندر میں بھی والئی سوات کے دور کا قلعہ تھا جو مسمار ہو کر اب پولیس چوکی بنوا کر پولیس کے قبضے میں ہے اور وہاں پولیس نفری تعینات ہے۔

حدود تھانہ بشام:

(1) قلعہ کوڑمنگ قبضہ پولیس میں ہے۔

(2) قلعہ بشام قبضہ پولیس میں ہے۔

حدود تھانہ چکیسر:

(1) قلعہ اوپل کل گیارہ مرلے مسمار شدہ قبضہ پولیس میں ہے۔

(2) قلعہ جٹ کول کل دو کنال، چار مرلے مسمار شدہ قبضہ پولیس میں ہے۔

(3) قلعہ سر کول کل پانچ مرلے مسمار شدہ قبضہ پولیس میں ہے۔

(4) قلعہ گنانگر کل نو مرلے مسمار شدہ قبضہ پولیس میں ہے۔

(5) قلعہ ڈاوٹ کل تینتیس کنال، آٹھ مرلے مسمار شدہ قبضہ پولیس میں ہے۔

(6) قلعہ تھانہ چکیسر کل دس کنال، پانچ مرلے پولیس سٹیشن تعمیر شدہ، قبضہ پولیس میں ہے۔

حدود تھانہ الوچ، مارتونگ:

(1) قلعہ چوگا قبضہ پولیس میں ہے۔

(2) قلعہ کابل گرام قبضہ پولیس میں ہے۔

(3) قلعہ اٹھائس کوٹکے قبضہ پولیس میں ہے۔

جناب سپیکر: څه سپلیمنټری شته پکښے ؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جی سر۔ سر! دوئ د دے دا تفصیل ورکړے دے چه دا د سابق والئ سوات د وختو قلعے وے او تهانړے وے جی، اوس خو جی دا عملی طور باندے ، لکه زۀ اول بشام ذکر به اوکړمه یا دا سے نور دغه دی، نو دوئ خو دلته لیکی چه د پولیس قبضه کښے دی، نو د پولیس په قبضه کښے خو نه دی، د خلقو په قبضه کښے دی او سرکاری دغه ده او هلته کښے د سرکاری دغه د پاره ضرورت هم ډیر زیات دے ځکه چه هلته کښے پرائیویټ زمکے نشته دے ، دا د بشام په قلعه کښے خو باقاعده هلته نور خلق پکښے اوسیږی او د هغوئ په قبضه

کبنے دہ نو د دوئ نہ لږ غوندے دا تپوس کوم چہ دا دوئ پہ خپلہ قبضہ کبنے اغستو تہ تیار دی؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: دا چہ کوم ریکارډ راغلے دے جی اسمبلئ تہ، د دے مطابق خو دا د پولیس پہ قبضہ کبنے دی خو بهرحال چونکہ دوئ زمونږ Attention هغه اړخ تہ Divert کړو نو Definitely دا بہ اوګورو خو کہ دا داسے نہ وی نو انشاء اللہ We will make sure چہ پولیس دا خپلہ قبضہ کبنے واخلی۔

جناب سپیکر: جی جناب ظاهر شاہ صاحب، بل سوال نمبر 537، جی۔

* 537 - جناب محمد ظاہر شاہ خان :کیاوزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ اور ضلع سوات میں کوئی جیل موجود نہیں ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع شانگلہ کے قیدیوں کو دیر اور بونیر کی جیلوں میں رکھا جاتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سوات میں امن وامان کی خراب صورتحال کی وجہ سے قیدیوں کو منتقل کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ضلع شانگلہ میں جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

میاں نثار گل (وزیر جیلخانہ جات): (الف) 8 اکتوبر 2005 کو آنے والے زلزلے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ جیل سوات کی عمارت کو کافی نقصان پہنچا جسکی وجہ سے مورخہ 10-11-2007 کو جیل کو خالی کرا کر ضلع سوات کے قیدیوں کو نزدیک ترین جیلوں، تیمر گرہ اور ڈگر (بونیر) کو منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ ضلع شانگلہ میں کوئی جیل موجود نہیں ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(د) فی الحال حکومت ضلع شانگلہ میں جیل بنانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دیکبنے سپلیمنټری سوال شتہ جی؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: او جی، شتہ جی۔ دوئ خو ما لہ چھوټ جواب راکړے دے چہ پہ شانګلہ کبنے مونږ جیل نہ جوړوو جی، جیل خو هلتہ پکار دے------

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر</u>: ولے تاسو دومرہ خطرناک خلق یئی چہ جیل درلہ خامخا پکار دے؟ د شانگلے خو ډیر ښه خلق دی۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: جیل خو اے این پی والا لہ پکار دے ځکہ چہ دوئ خو همیشه چہ حکومت نہ وی نو بیا جیل تہ ځی، نوکم از کم کہ مونږ لہ نہ جوړوی، نو ځان لہ خو د جیل جوړ کړی کنہ جی۔

(قہقہے/شور)

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: نو زۀ سوال کوم جی، مخکښے بہ زمونږ دا قیدیان سوات تہ تلل، سوات جیل پہ هغه زلزله کښے وران شوے دے۔ دا وزیران خو لږ کښینوئ چہ دا ټول وزیران ځی چیف منسټر لہ، مونږ خو دے سوال دلتہ خوشحالہ کړو، د چیف منسټر نہ ئے کوؤ، دا وزیران لږ غوندے کښینوئ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسټر صاحب، شیر اعظم صاحب، تۀ لږ کښینہ یا سائډ تہ ورسرہ کښینہ۔ پرویز خټک پاڅوہ، دے سرہ ممبر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: نوسپیکرصاحب، زمونږ نہ بونیر هم ډیر لرے دے جی، تیمرگرہ هم ډیرہ لرے دہ، زمونږ قیدیان هلتہ ځی جی او هلتہ اکثر پہ لارہ کښے، ډیرہ لرے علاقہ دہ، شپے راځی او سکیورټی پرابلمز هم دی، اکثر پہ تهانړو کښے دا قیدیان ئے ننہ باسلی وی پہ دے دغہ کښے۔ دے ځائے نہ خو آرډر د دغہ شوے دے، جوډیشل دغہ شی نو زۀ ستاسو پہ وساطت سرہ چیف منسټر صاحب تہ دا ریکویسټ کوم جی چہ یو وړوکے غوندے جیل د هلتہ جوړ کړی کہ غټ نہ وی جی، هلتہ ډیر کارکنان دی پہ شانگلہ کښے خامخا، نو یو وړوکے غوندے جیل د جوړ کړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، لاء منسٹر صاحب، سوری، میاں نثار گل خان۔

<u>وزیر جیلخانہ جات</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح میرے محترم بھائی محمد ظاہر شاہ خان نے فرمایا کہ شانگلہ میں کوئی جیل نہیں ہے تو اس طرح کے تو سر، بہت سے ایسے اضلاع ہیں جن میں ابھی تک کوئی جیل نہیں ہے۔ مثال دیتا ہوں اس ایوان کو کہ صوبائی حکومت نے ہنگو میں جیل نہیں تھی، ہنگو میں جیل

کی تعمیر شروع کی ہے۔ شکر الحمد للہ سنٹرل جیل مردان منظور ہو چکی ہے، اس کا ٹینڈر ہو چکا ہے، وہ شروع ہے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ سوات جیل، سوات جیل جی کرائسس کی وجہ سے اور زلزلہ میں ختم ہوئی تھی، ابھی سوات جیل پر بھی ہم نے کام شروع کیا ہے۔ اسی طرح میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایبٹ آباد جیل زلزلہ میں ختم ہوئی تھی، اس پر بھی کام شروع ہے، اپر دیر میں انشاء اللہ ہمارا پروگرام ہے اے ڈی پی میں، اس میں بھی ہم جیل بنائیں گے اور زمین کا مسئلہ ہے۔ صوابی میں بھی زمین کا میرے خیال میں مسئلہ حل ہو گیا ہے، وہ بھی جلدی شروع ہو جائے گی۔ میں اپنے محترم بھائی کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب آئندہ پروگرام آئے گا تو شانگلہ بھی ہماری نظر میں ہے کیونکہ وہ پہاڑی علاقہ ہے اور شانگلہ میں بھی ہم کوشش کریں گے، صوبائی حکومت کی وساطت سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب مالی حالات اچھے ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ شانگلہ میں بھی کوشش کریں گے کہ ہم جیل بنا دیں۔

Mr. Speaker: Thank you.

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر اقبال دین صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: ډیرہ مہربانی، محترم سپیکر صاحب۔ زما ضمنی سوال محترم سپیکر صاحب، دا دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اول خو سوال نمبر اووایئ جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: سوال نمبر 604۔

جناب سپیکر: جی۔

* 604 ۔ڈاکٹر اقبال دین: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس کے اہلکاروں کو بھی دوران ملازمت جان پر کھیلنے کے عوض مرتبہ شہادت پر فائز ہونے، شدید زخمی یا معذور ہونے یا بہادری کے جوہر دکھانے پر تمغوں سے نوازا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایسے تمغہ ہائے جرات کے ہمراہ انکو پر کشش مراعات بشمول نقد اور تنخواہوں میں اضافہ بھی شامل ہے؛

(ج) اگر (الف) تا(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بتایا جائے کہ قائداعظم پولیس میڈل اور پاکستان پولیس میڈل کے انعامات کے حقداران کو کون کونسی مراعات دی جاتی ہیں، انکی تنخواہوں میں کتنا اضافہ کیاجاتاہے؟

<u>وزیراعلیٰ</u> (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف)درست ہے۔

(ب) صوبہ سرحد کی حکومت کے نوٹفیکیشن نمبر FD(SOSR-11)4-199/2009 مورخہ 30 مارچ 2009 کے مطابق شہداء کے ورثاء کوپندرہ لاکھ روپے، مستقل معذوری پر پانچ لاکھ روپے اور عارضی معذوری پرایک لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں۔اسکے علاوہ شہداء کے بچوں کو سرکاری اخراجات پر پرائمری سے لیکر پوسٹ گریجویٹ تک مفت تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

(ج) قائداعظم پولیس میڈل اور پاکستان پولیس میڈل کے انعامات حاصل کرنے والے گزٹیڈافسران کی صورت میں کوئی مراعات یانقدانعام وغیرہ وصول نہیں کرتاہے،البتہ نان گزٹیڈافسران کو برائے نام الاؤنس دیاجاتاہے جوکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔صوبہ سرحدپولیس نےاس ضمن میں نیشنل پولیس بیورو اسلام آباد کے ساتھ خط وکتابت کی ہے لیکن تاحال کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہیں ہواہے۔یہاں پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگاکہ صوبہ پنجاب کی پولیس بذریعہ نوٹفیکیشن نمبر 4955-490/Legals مورخہ 15اکتوبر 2002 قائداعظم پولیس میڈل اور پریذیڈنٹ پولیس میڈل حاصل کرنے والوں کو بالترتیب تین لاکھ روپے اور دو لاکھ کے مستحق قرار دیئے گئے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>ڈاکٹراقبال دین</u>: او سر، په دیکښے ضمني سوال شته دے۔ دا سوال چه ما کړے وو، هم دغه د پاره مے کړے وو چه دلته چه زمونږ د پولیس کوم اهلکار دی، هغوی ته قائد اعظم پولیس میډلز او پاکستان پولیس میډلز انعام کښے ورکولے کیږی، دے سره هغوی ته څه مرعات ورکولے کیږی؟ نو جواب ورته دا راغلے دے چه هیڅ قسم مراعات دے سره نه ورکولے کیږی، ورسره ئے دا هم لیکلی دی چه په صوبه پنجاب کښے، د پولیس نوتیفیکیشن نمبر ئے ورسره ورکړے دے، چه قائد اعظم پولیس میډل او پریذیډنټ پولیس میډل حاصلونکو ته بالترتیب درے لکهه او دوه لکهه روپے انعام ورکولے کیږی۔ محترم سپیکر صاحب، دلته زمونږ چیف منسټر صاحب هم ناست دے، زهٔ د هغوی توجه هم دغے طرف ته راګرځومه چه

ځنګه د دوئ په کوششونو سره، او دوئ دا فیصله کړے ده چه د پولیس کوم اهلکار چه شهید شی، د هغوی ورثاؤ ته پنځلس لکهه روپئ ملاویږی، مستقل چه څوک معذور شی، هغه ته پینځه لکهه روپئ دوئ ورکوی او عارضی طور باندے چه څوک معذور شی، هغوی ته یو لاکھ روپئ ورکوی، دا کریډټ چه ځنګه دوئ ته ورځی، دغه شان دوئ ته دا خواست کومه چه لکه ځنګه په پنجاب کښے بهادرانو ته یعنی هغه پولیس افسران چه بهادری ئے ثابته شوے وی، هغوی ته دا ایوارډ ورکولے شوے وی نو هغوی سره د هم دغه شان سلوک اوکړی، دا سے نه چه صرف او صرف، مونږ دا وایو چه زمونږ ټول پولیس اهلکار لا شهید شی یا مستقل معذوره شی یا عارضی طور باندے معذوره شی، نو هغوی سره به امداد کیږی خو چه څوک ډیر هم بهادر وی نو هغه ته هیڅ امداد نه ملاویږی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی ډاکټر اقبال دین صاحب۔ دا ډاکټر اقبال دین صاحب، دا ضمنی سوال خو نه جوړیږی خو ښه پروپوزل دے۔ جی، لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: دا ډاکټر صاحب۔۔۔۔

محترمه نور سحر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یو منټ، یو منټ، لاء منسټر صاحب، یو منټ۔ یو منټ اودریږه، د دوئ څه سوال دے؟ جی، نور سحر بی بی۔

محترمه نور سحر: سر، زما د منسټر صاحب نه دا کوئسچن دے چه دوئ پروس کال هم ما ته په دے فلور باندے دا تسلی راکړے وه چه مونږه به دا جیل زر تر زره جوړ کړو نو څه سوا دو سال اوشو او هغه جیل اوسه پورے جوړ نه شو نو کم ازکم۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، د جیل خبره خو تیره شوے ده او اوس دیکښے د پولیس۔۔۔۔

محترمه نور سحر: سر! زۀ وایمه د جیلخانه جات خبره ده، نو هغوی ته به عرض وی چه د هغه سوات په جیل باندے لږ تیزی اوکړی او هغه جیلیان دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! تۀ کښینه او دا وروستو بیا تپوس اوکړه۔

محترمه نور سحر: ټهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: رولز مطابق به چلوؤ، جی ډاکټر صاحب۔ ډاکټر ذاکر اللّٰه صاحب، ډیره موده پس راغلے یے، نوم د هم رانه هیر شو۔ جی، ډاکټر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب! شکریه۔ زما ضمنی سوال جی دا دے چه ډاکټر صاحب خو د شهید پیکج او د دے خبره کوی، ما ته یو داسے مسئله ده چه په رحیم آباد تهانړه کښے یویشت کاله یو سړی په پولیس ایف آر پی کښے نوکری کړے ده او د هغه نمبر دے جی 448 او پلاټون نمبر 54، شاه پسند نوم ئے دے او هیډ کانسټیبل دے جی، دا تهانړه رحیم آباد کښے وو او دے د یو ایس ایچ او سره یو ځائے تهانړے ته راغلے دے، بیا هغه په اسلحه پسے لیږلے دے په کوم ټائم کښے چه سوات قبضه شوے وو، د دهشتګردو په لاس کښے وو۔ هغه چه د تهانړے نه اوتے دے، جی تر ننه پورے د هغه لا پته او نه لګیده چه هغه شهید دے او که هغه چرته اغواء شوے دے یا لا اوسه پورے ژوندے دے؟ یو کال کښے حکومت دا پته او نه لګوله چه د دے سړی سره مونږ څه اوکړو؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: د ټولو مخکښے به د دوئ د سوال جواب ورکړمه جی چه یو خو دا دے کوئسچن سره سپلیمنټری نه جوړیږی، دا یو 'کال اټینشن' نوټس د راولی یا به ئے Privately زهٔ معلومات اوکړم چه دغه څه وجه ده؟ ځکه چه د پولیس خپل اهلکار دے، هغوی ډیر Possessive وی، خامخا به ئے خپل Effort کړے وی خو څه کیدے شی داسے څه۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ځان سره ئے نوټ کړئ، وروستو ئے بیا د دے دغه اوکړئ۔

وزیر قانون: دا به ورته اوکړو او اقبال فنا صاحب ته به زهٔ خوشخبری ورکړم، چیف منسټر صاحب Approval ورکړو او دوئ چه څنګه اووئیل، د دے میډلز د پاره دوئ د پیسو حتمی طور باندے یوه منظوری ورکړه خو Details به ئے انشاء اللّٰه یو ورځ دوه کښے We will make it public، تاسو ته به هم اووایو خو منظوری ستاسو به دغه اوکړه دوئ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: داسے بنه خبره راشی نو دا خو Appreciate کوئ کنه، تاسو خو داسے غلے ناست یئ۔

وزیر قانون: او بله دا چه دا Compensation amount چه کوم دے، دیکښے دا کوئسچن ډیر مخکښے شوے وو او دے نه پس اوس دا چیف منسټر صاحب د پندره لاکھ نه تیس لاکھ کړے دے Over all پولیس شهید د پاره، دا دیرش لکھه شوے دے، نو زما خیال دے دا هم ډیر لوئے قدم دے۔

(تالیاں)

جناب اقبال دین: ډیره ډیره مننه، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی قاسم خان خٹک صاحب، سوال نمبر 619۔

* 619 - ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر جیلخانہ جات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک میں سنٹرل / ڈسٹرکٹ جیل موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے قیدیوں کو دوسری جیلوں میں رکھا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سب جیل کرک کیلئے کئی سال پہلے ایک خوبصورت عمارت تعمیر کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ضلع کرک میں سنٹرل / ڈسٹرکٹ جیل تعمیر کرنے یا موجودہ سب جیل کو ڈسٹرکٹ جیل کرنے یا مجوزہ سب جیل کو ڈسٹرکٹ جیل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں، تو وجوہات بتائی جائیں۔

میاں نثار گل کاکا خیل (وزیر جیلخانہ جات): (الف) یہ درست ہے کہ ضلع کرک میں کوئی سنٹرل / ڈسٹرکٹ جیل موجود نہیں ہے البتہ وہاں ایک سب جیل موجود ہے جس میں کرک سے تعلق رکھنے والے حوالاتیوں اور کم مدت والے قیدیوں کو رکھا جاتا ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے۔

(ج) فی الحال ضلع کرک میں سنٹرل / ڈسٹرکٹ جیل تعمیر کرانے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہیں ہے اور نہ ہی موجودہ جیل کو ڈسٹرکٹ جیل کا درجہ دینے کا کوئی ارادہ ہے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے

کہ ضلع کرک میں بمقام بانڈہ داؤد شاہ ایک سب جیل بنانے کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ مذکورہ سکیم منظور ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا مقام پر سب جیل کی تعمیر شروع کی جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ضلع کرک کے پڑوس میں بمقام ضلع بنوں ایک سنٹرل جیل جبکہ بمقام ضلع کوہاٹ ایک ڈسٹرکٹ جیل موجود ہے، اسلئے ضلع کرک میں فی الحال سنٹرل یا ڈسٹرکٹ جیل تعمیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

ملک قاسم خان خٹک: جی مونږه سره خو ډیر زبردست ځائے دے په ضلع کښے، دا زمونږ سب جیل چه دے کرک والا، میاں صاحب زمونږ مهربان دے او مشر مو دے، مونږ خو دا وئیل چه مونږ چه دا اوکړو، مونږ ته به په مخه انشاء الله دا زمونږ ډسټرکټ جیل اپ ګریډ کړی او زۀ بیا ورته دا ریکویسټ کوم چه مونږ ته ضرورت دے سخت، دا دۀ چه څه وئیلے دی، دا سے نه دی۔ شکریه۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار ګل صاحب، د نور سحر بی بی څه سوال چه وو، دغه هم لږ ذهن کښے اوساتئ، جی۔

وزیر جیلخانہ جات: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پہلے تو میں نور سحر بی بی کو جواب دینا چاہتا ہوں کہ آپ کو بھی پتہ ہے، سارے ایوان کو بھی پتہ ہے کہ سوات کے حالات ٹھیک نہیں تھے۔ اس وجہ سے سوات میں کوئی بھی کام نہیں ہو سکتا، جو جیل، جو سکول بنے تھے اور جو روڈ بنے تھے، وہ بھی تباہ ہو گئے۔ ابھی انشاء اللہ تعالیٰ سوات جیل کا ٹینڈر بھی ہو گیا ہے اور اگر بی بی چاہتی ہیں تو میرے منسٹر صاحب، بھائی واجد علی صاحب سے میں نے ابھی کہہ دیا ہے کہ جب بھی یہ چاہیں، اس کا افتتاح کر لیں اور شکر الحمد للہ کام اس پر شروع ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوات کے جیل کے۔۔۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات: یہ سوات کے متعلق میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: افتتاح؟

وزیر جیلخانہ جات: افتتاح، دو چار اراکین کو Invite کریں گے، چاہیں تو وہ بھی ساتھ ہو نگی اور کچھ دنوں کے بعد افتتاح کر لیں گی اور دوسرا ملک قاسم کا جو سوال ہے جی، اس کے متعلق میں اس ایوان میں اپنے حیدر خان ہوتی، وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سترہ فروری کو ہم نے Prisons Department کی ایک Representation کی ہے، چیف منسٹر نے اس کو چیئر کیا تھا۔ اس میں کمیٹی

وزیراعلیٰ صاحب نے بنائی تھی کہ جیلوں کے اندر جو بھی ضروریات ہیں اور اس کے علاوہ جن اضلاع میں ہم جو ڈسٹرکٹ جیل بنا سکیں تو جناب سپیکر، اس میں جتنی بھی جیل ہیں، سب جیل اور جتنے اضلاع میں ڈسٹرکٹ جیل ہیں، اگر فنانشل پوزیشن خراب نہ ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی کمیٹی بنی ہے، پندرہ بیس دن میں وہ کمیٹی دوبارہ وزیراعلیٰ صاحب کو رپورٹ دے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اس میں جتنی بھی جیل ہیں اور کرک جیل، میں تو کرک سے خود Belong کرتا ہوں اور ملک قاسم صاحب سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ کرک جیل کو انشاء اللہ تعالیٰ ہم جلد از جلد ڈسٹرکٹ جیل اور مثالی جیل بنائیں گے۔

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن میں سردار،۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! محکمہ صحت کے سوالات رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کونسا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: محکمہ صحت کے بارے میں۔

جناب سپیکر: محکمہ صحت کے منسٹر صاحب کی پریذیڈنٹ صاحب کے ساتھ میٹنگ تھی، انہوں نے چھٹی مانگی تھی، اس کے Next day پر سارے سوالات ڈالے گئے ہیں، Next day پر وہ سارے سوالات آئیں گے، اس سلسلے میں ان کا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائیگا۔ چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب کشور کمار صاحب، جناب عنایت اللہ خان جدون صاحب، جناب ظاہر علی شاہ صاحب، جناب محمد اکرم خان درانی صاحب، جناب محمد جاوید عباسی صاحب، محترمہ یاسمین ضیاء صاحبہ، محترمہ ستارہ ایاز بی بی، جناب فضل اللہ صاحب، جناب شمعون یار خان، جناب سکندر حیات خان اور جناب قلندر خان لودھی صاحب نے 20 فروری 2010 یعنی آج کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>جناب سپیکر</u>: بڑی خوشی سے چھٹی نہیں دے رہے ہیں ان کو، Leave is granted.

<u>جناب گلستان خان</u>: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

<u>جناب عطیف الرحمان</u>: سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u> : اودریږه جی یو منټ کنه، لږ-----

<u>جناب گلستان خان</u>: زما پوائنټ آف آرډر دے ، سر۔

<u>جناب سپیکر</u> : جی، بسم الله کړئ۔ بس تاسو چه اوس شروع شوئ نو ټول راځئی جی۔ دا یو یو دغه دے دا لږ، اودریږئ، صبر اوکړئ چه دا هم ختم شی۔

تحریک التوائے کار

<u>Mr. Speaker</u>: ‘Adjournment Motions’, Mr. Abdul Akbar Khan to please move his adjournment motion No. 146. Mr. Abdul Akbar Khan. Not present, it lapses.

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: اودریږه یو منټ، دا ایجنډا درته راغونډوم، بیا ستاسو هاؤس دے چه څه هم ستاسو خوښه وی او ټائم به درته ملاویږی۔ ټائم به ملاویږی تاسو، بالکل جی بالکل۔

توجہ دلاؤ نوٹس

<u>Mr. Speaker</u>: ‘Call Attention Notices’, Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, to please move his Call Attention Notice No. 257. Mr. Zahir Shah Khan, please.

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: جناب سپیکر، شکریہ۔ "میں آپ کے توسط سے صوبائی حکومت کی توجہ ضلع شانگلہ سوات سمیت ملاکنڈ ڈویژن اور ضلع کوہستان میں 95-1994 سے تعینات علاقہ قاضی کم جوڈیشل مجسٹریٹ صاحبان کی اہم انسانی مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ان قاضی صاحبان کی تقرری اس وقت کی حکومت کی طرف سے اعلان کردہ شریعت ریگولیشن کے تحت باقاعدہ مروجہ قوانین اور ضوابط اور طریقہ کار کے تحت گریڈ 17 میں باقاعدہ میرٹ پر ہوئی تھی اور اکثریہ لوگ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے شریعت میں ایل ایل بی اور ایل ایل ایم کے ڈگری یافتہ ہیں اور حالیہ بحرانوں اور کشیدہ حالات

میں حکومت کیلئے سود مند ثابت ہوئے ہیں لیکن ابھی تک یعنی سولہ سالوں میں یہ لوگ نہ تو ریگولرائز ہوئے ہیں اور نہ ان کی پروموشن ہوئی ہے اور نہ ان کو سنیارٹی ملی ہے اور اس طرح پرانی تنخواہ پر کام کر رہے ہیں جو کہ سراسر زیادتی اور ظلم ہے، لہذا ان لوگوں کو فوری طور پر ریگولرائز کیا جائے اور ان کی مراعات میں اضافہ کیا جائے اور ان کو پروموشن دی جائے اور ان کو سنیارٹی بھی دی جائے اور ان کو ڈی ایم ایس میں ضم کیا جائے"۔

جناب سپیکر صاحب! زۀ لږ غوندے وضاحت کومه جی۔ په 1994 کښے چه کله ملاکنډ ډویژن کښے دا حالات خراب شوی وو، بیا حکومت هلته کښے د عدل ریګولیشن نافذ کړوا و اعلان ئے اوکړو چه دلته کښے به علاقه قاضیان او جوډیشل مجسټریټس بهرتی کیږی او بیا د هغے د پاره باقاعده په میرټ باندے او باقاعده اعلیٰ تعلیم یافته مطلب چه ایل ایل ایم او ایل ایل بی خلق چه کوم د اسلامی یونیورسټو نه تعلیم یافته وو، هغه خلق ئے واخستل، پندره سوله کسان، تقریباً دومره کسان ئے اغستی وو جی او باقاعده د جوډیشل مجسټریټ په حیثیت هغه خلق لګیا دی کار کوی او دا ئے ورته اعلان کړے دے چه دا به مونږه ریګولرائز کوؤ لیکن تر اوسه پورے دا خلق ریګولرائز نه شو، دا مخکښے دے اسمبلئی کښے دا ریګولرائزیشن دغه کیدو، مونږ ته ئے دا وئیلے وو چه دا به په دیکښے شامل شی، دا به دے سره ریګولرائز شی، هغے کښے هم دا او نه شو جی۔ عجیبه خبره ده جی، د دوئ سره کوم Fair ججان بهرتی شوی دی، هغوی اوس سیشن ججان دی او ایډیشنل سیشن ججان دی او د دوئ نه تګنا تنخواګانو او په مراعاتو باندے کار کوی جی، نو دا خوډیر ظلم دے جی۔ په یو ملک کښے چه د انصاف تقاضے نه پوره کیږی جی او دغه نه کیږی جی او په سرخ فیته کښے دا دومره فائلونه کله یو وزیر له ځی، کله بلے محکمے له ځی، کله اسټیبلشمنټ له ځی، کله وزارت قانون له ځی جی، ډیر انتهائی ظلم دے جی، شپاړس کاله اوشو جی دا خلق دغسے په هغه تنخواه کار کوی چه په کوم کښے دوئ بهرتی شوی وو جی او ښه تعلیم یافته خلق دی جی او ښه په لاء پوهه خلق دی جی، نو زۀ ستاسو په وساطت سره حکومت ته دا خواست کوم چه فوری طور دا خلق ریګولرائز شی، دومره دغه ته چه کوم پراونشل مینجمنټ سره دا دے، ورپیش شی جی یا د ریګولرائز شی، هائیکورټ ته د حواله کړی جی، دا خو ډیر زیات

دغه دے جی۔ بل په دے موجوده دے حالاتو کښے چه داخلق باقاعده هغه د حکومت د پاره ډیر زیات فائده مند وو جی، اوس هم هغلته که حکومت په ملاکنډ ډویژن کښے هغه د عدل ریګولیشن خبره کوی، نو دغه خلق، د حکومت نشانی صرف دغه کسان دی چه په دے وجه دغه وی چه مونږه هلته کښے عدل ریګولیشن ایکټ نافذ کړے دے۔ چیف منسټر صاحب هم ناست دے جی، نو زهٔ ستاسو ته دغه درکوم چه دا خلق د فوراً ریګولرائز کړے شی او د دوئ دا فائل اوس، نن زهٔ د هغه اسټیبلشمنټ سیکرټری سره ملاؤ شوے ووم، کله فائل قانون ته ځی، کله دو وائی سمری مونږ چیف منسټر له لیږلے ده، کله دغه له راځی، یو ته موقع ملاویږی، که بل راځی، د شپاړس کالو نه دغه چکر شروع دے جی، نو دا اوس زما تاسو ته دغه دے، دا زمونږ د ټول ملاکنډډویژن مسئله ده جی او دے باندے د فوری طور دا دغه اوشی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ظاهر شاه خان، تهٔ یوائے دا خلق ریګولرائز کول غواړے، که هغه ټوله دارالقضاء، نظام عدل چه هغه بله ورځ پرے تاسو ریزولیوشن پاس کړو، هغه غواړے ؟

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: زهٔ دا دواړه، زما د دے مقصد دا خلق ریګولرائز کول دی چه د شپاړس کالو نه هلته کښے پرانے تنخواه باندے کار کوی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: جناب سپیکر صاحب! ہم ظاہر شاہ خان کی اس بات کی تائید کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کال اٹینشن ہے، جی اس پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: کال اټنشن باندے ډیبیټ نه شی کیدے۔ د ظاهر شاه خان Contention بالکل ټهیک دے سر، In principle I agree، بالکل دا کسان پندره سوله سال نه خو Employed دی دغلته او د دوئ ډیر خدمات دی او بدقسمتئ نه کوم وخت کښے چه دوئ شوی وو، دغه په Work charge basis باندے شوی وو، نو دا اوس چه دا کوم ریګولرائزشن دا ایکټ راغے، په دیکښے دوئ سره دا پکښے دغه شوے دے چه په دیکښے یا ایډهاک دی یا کنټریکټ دی، دا دوئ پکښے دا خلق نه دی Include کړی خو بهرحال زهٔ د دوئ Contention support کومه او

انشاء اللہ Personally زۀ به د دوئ دا سمری جوړومه او وزیراعلیٰ صاحب ته ئے لیږمه چه دا Approve کړی ځکه چه بالکل دا زیاتے دے دے خلقو سره او پکار دی چه دا ریگولرائز شی۔ پروموشن چه کوم دے ، هغه بیا د ریگولرائزیشن نه پس یو قصه ده خو بهرحال چه ریگولرائز شی، نو انشاء اللہ دا به کوشش کوؤ ورله۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب اقبال دین: جناب سپیکر صاحب، زما یو متعلقه قرارداد دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: هاں، هغه لږ صبر اوکړه نور هم ډیر څیزونه جمع کیږی نو وزیر اعلیٰ صاحب لیډر آف دی هاؤس ته به په هغے باندے دعوت ورکوؤ۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آڈر۔

جناب سپیکر: دا ډیبیټ دے ، په کال اټینشن باندے خبره کوئ۔

جناب عطیف الرحمان: پوائنټ آف آډر دے جی۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت سروس ٹربیونل مجریہ 2010

جناب سپیکر: اودریږه، درکوم موقع، دا یو پوښتے کارپاتے دے، دا دے ختموم۔

Item No. 8 and 9; The honourable Minister for Law, to please move on behalf of honourable Chief Minister, NWFP, that the North-West Frontier Province Service Tribunal (Amendment) Bill 2010, may be taken into consideration at once. The honourable Minister for Law, please.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker. On behalf of the Chief Minister, I wish this August House to take into consideration the North West Frontier Province Service Tribunals (Amendment) Bill, 2010, instantly. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Service Tribunals (Amendment) Bill 2010, may be taken in to consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No '.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration stage; since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause

1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'yes'.
<u>Voices</u>: Yes.

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے جی؟ آپ کی آواز نہیں آرہی ہے۔ میں Again repeat کرتا ہوں۔ آپ Abstain تو نہیں ہو رہے ہیں نا؟ بولنا ہے تو صحیح آواز دے دیں۔ Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill; Mr. Khushdil Khan Advocate, honourable Deputy Speaker, to please move his amendment in para (d) of Clause 2 of the Bill. Mr. Khushdil Khan, please.

<u>Mr. Khushdil Khan (Deputy Speaker):</u> Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that in Clause 2, para (d), after the word 'decisions', the words 'within three months' may be added and after the full stop, the following new para may be added, namely.- "In case any organization or functionary failed to execute the decision of the Tribunal within the stipulated period, the defaulter shall be liable to be proceeded against under the Contempt of Court Act, 1976". Mr. Speaker! let me explain my point of view.

چونکہ یہ Amendment حکومت لا رہی ہے این۔ڈبلیو۔ایف۔پی سروس ٹربیونل ایکٹ 1974 میں 'Execution of its decisions'، اب گورنمنٹ نے یہ چیز اس میں Nominate نہیں کی ہے، Mention نہیں کیا ہے کہ How it will execute a decision? کس طریقے سے وہ اپنے فیصلے کو عملی جامہ پہنائے گا، یہ چیز نہیں ہے تو اسلئے یہ ضروری ہو گیا کہ اس میں Specified time ہونا چاہیئے۔ اگر ڈیپارٹمنٹ نے اسی ٹائم تک فیصلہ Adopt نہ کیا یا اس کو Implement نہ کیا گیا تو اس کے پاس کیا پاور ہو گا، ٹربیونل کے پاس کیا پاور ہو گا؟ اب سر، یہ جو ٹربیونل ایکٹ جو ہے، یہ Article 212 of the Constitution, 1973 کے تحت وجود میں آیا ہے And the Civil Court is an ordinary court, it is quite different from the Tribunal، تو Tribunal created under Article 212 of the Constitution, 1973 تو اب یہ چیز اس میں نہیں ہے۔ لاء منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہے کہ وہ بتا دیں کہ وہ Execution کس طرح کریں گے؟ آیا فرض کیا، In case ٹربیونل کا وہ فیصلہ Implement نہیں ہو رہا ہے تو ٹربیونل کے

پاس کیا پاور ہوگا، کیا وہ ٹریبونل اس Defaulter department کے خلاف کوئی ایکشن لے سکتا ہے؟ اور اگر ایکشن لے سکتا ہے تو کس قانون کے تحت؟ کیونکہ Contempt of Court is not applicable to the Tribunals Act، تو یہ ذرا مطلب یہ کہ اسلئے میں یہ Amendment لانا چاہتا ہوں اس بنیاد پر کہ اگر یہ Amendment نہ ہو تو پھر ٹریبونل کے پاس پاور نہیں ہوگا۔ وہی بات ہوگی کہ وہ فیصلہ کرے گا لیکن کوئی مانے گا نہیں تو اس سے گورنمنٹ اس بات پر مجبور ہوگی کیونکہ جو فیصلہ ٹریبونل کرتا تھا تو اس کی Implementation نہیں ہوتی تھی کیونکہ Contempt of Court کی پاور ان کے پاس نہیں تھی، Implementation powers بھی ٹریبونل کے پاس نہیں ہوتی تھیں تو لوگ کیا کرتے تھے؟ سول سرونٹ مجبور ہو کر ہائیکورٹ میں رٹ داخل کرتے تھے اور وہ آرٹیکل 199 کے تحت رٹ داخل کرتے تھے To seek direction from the honourable High Court for the Department concerned to implement the decision of the Tribunal. تو اس بات سے بچنے کیلئے یا ہائیکورٹ سے بچنے سے یہ یہاں Amendment لایا 'The execution of a decision' تو یہ میری گزارش ہے ہاؤس کے سامنے کہ آیا یہ Decision کس طرح وہ Implement کریں گے، اس کیلئے کیا رولز ہونگے؟ تو یہی وجہ ہے کہ میری Amendment ہے تو میں اس پر یہ Amendment پیش کرتا ہوں ہاؤس کے سامنے۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ Execution کے سلسلے میں. Of decisions in letter in spirit?

<u>Mr. Khushdil Khan Advocate:</u> Yes my lord.

<u>جناب سپیکر</u>: اور اگر نہ ہو تو Contempt-----

<u>Mr. Khushdil Khan Advocate</u>: Contempt----.

<u>Mr. Speaker</u>: Contempt of the same Tribunal's decision------

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: سر! آپ جو فرما رہے ہیں، جب ان کے پاس پاور نہیں تو پھر یہ نہیں مانیں گے ڈیپارٹمنٹ، Otherwise اب بھی مجھے یاد ہے کہ ایک نوٹیفکیشن ہمارے اعجاز قریشی صاحب، The Ex-Chief Secretary of the Province of the NWFP نے ان کیلئے ایشو کیا تھا اور ہر ڈیپارٹمنٹ کو انہوں نے تین مہینے دیئے تھے کہ تین مہینے میں جس ڈیپارٹمنٹ نے Implement نہیں کیا یا اس کے خلاف Stay نہ ہو سپریم کورٹ میں تو ان کے خلاف ہم کاروائی کریں گے لیکن اس نوٹیفکیشن کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا And that was futile، یہ Futile ہو گیا جناب، تو یہ ضروری ہے کہ ان کو پاور دی جائے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، آپ کی کیا Opinion ہے اس بارے میں، جی آپ کیا فرماتے ہیں؟

وزیر قانون: ایسا ہے جی کہ سب سے پہلے بات کرتے ہیں جی Contempt of Court کے اوپر، Contempt of Court Ordinance, 2003 جو ہے، It is a Federal law اور اس میں ٹربیونل کو شامل کرنے کیلئے وہاں پر جو کورٹس کی Jurisdiction ہے اور وہاں پر جو کورٹس کی Definition ہے تو اس کیلئے ہمیں پھر فیڈرل گورنمنٹ کو لکھنا ہوگا اور I Agree کہ اگر یہ پاورز دینی بھی ہیں، تو فیڈرل گورنمنٹ سے ہم گزارش کریں گے، ان کو لکھیں گے کہ وہ اپنے لاء میں یہ Changes لائیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں آپ نے اس سول کورٹس کی جو Proceedings کی پاورز نہیں دی ہیں؟

وزیر قانون: اس کی یہ جو فی الحال جو پوزیشن ہے جی، اس کے پاس سول کوٹ کی پاورز ہیں، سی۔پی۔سی میں یہ سول کورٹ کے پاس جتنی بھی Execution کی پاورز ہیں، وہ ان کے پاس Available ہیں۔ Contempt of Court کی یہ بات کر رہے ہیں جی، Contempt of Court جو ہے، وہ اس حوالے سے ہے کہ سول کورٹ میں اگر Contempt ہوتا ہے تو وہ ہائیکورٹ ریفر کریں گے اور ہائیکورٹ Contempt proceedings کریں گے۔

جناب سپیکر: سول کورٹ از خود کوئی Contempt notice نہیں دے سکتا؟

وزیر قانون: از خود نہیں کر سکتے جی بالکل، تو اس کیلئے تو یہ ہے کہ، لیکن یہ جس طریقے سے ڈپٹی سپیکر صاحب لائے ہیں تو ہم فیڈرل لاء کے اس Jurisdiction میں کیسے، وہاں پر اس کو Include کرنے سے بھی It will not be effective، یہ چیلنج ہو جائے گا، It would be a bad law اور اس کا صحیح طریقہ یہ ہے، میرے خیال میں ان کے ساتھ یہ ڈسکشن بھی ہوئی تھی لاء سیکریٹری صاحب کی اور ان کو ہم نے اس کے اوپر کافی بریفنگ بھی دی ہے تو یہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کو لکھ دیں گے کہ بھئی آپ اس کو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: You mean it is not in our jurisdiction.

وزیر قانون: نہیں جی، یہ ہماری Jurisdiction میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر آپس میں تھوڑا پہلے بیٹھ جاتے اور۔۔۔۔۔۔

وزیر قانون: تو ان کے ساتھ بات ہوئی تھی۔

Mr. Speaker: Ji, Honourable Deputy Speaker Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! میرے ساتھ سیکریٹری لاء کی صرف ٹیلیفون پر بات ہوئی تھی، وہ بھی ہمارے سیکریٹری پراونشل اسمبلی نے اس سے بات کی ہے کہ اس طرح وہAmendment لارہے ہیں۔ وہ بھی اس پوائنٹ پر کلیر نہیں تھے، میں نے بہت واضح طریقے سے ان کو بتادیا تواس میں میری عرض یہ ہے کہ اگراس کوآپ چند دنوں کیلئے ڈیفر کرلیں اور بیرسٹر صاحب اور میں اکھٹے بیٹھ کراس کو Thrash out کرلیں تاکہ اچھا سالاء بن جائے، اگر یہاں سے کوئی لاء بھی جائے تواچھی طرح سے لاء جائے، اس میں کوئیLacuna نہ ہو، اس میں کوئیAmbiguity نہ ہو۔اب اس میں بہت بڑیAmbiguity ہے کہ Executionتو ہم ٹربیونل کودے رہے ہیں لیکن اگراس کے باوجود بھی ان کے پاس یہ پاور نہیں، How it will implement its own judgment?وہ طریقہ کاراس میں نہیں۔ ٹھیک ہے اگر بیرسٹر صاحب یہ فرمارہے ہیں کہ Contemptاس کوApplicable نہیں ہے تو پھر اور کیا چیزآپ کے پاس ہے کہ ان کو کس طرح وہ کرلیں کیونکہ پھر کوئی فرد، ایک تو پھر ایک چیز ہوگی، پھر وہ سول سرونٹ، وہ بیچارہ آدمی جو تین سال سروس ٹربیونل میں دھکے کھا کھا کر، فیصلہ ہو جائے اور پھر مطلب ہے، اس کی Implementation نہ ہو تو یہ بہت ضروری بات ہےاور یہ بہت نیشنل ایشو ہے ہمارے عوام کااور خاصکر ان ملازمین کا جو کسی طریقے سے ڈسمس ہو یا کسی کے Terms & Conditions کی Violation ہوئی ہو توان کا، تو میں یہ گزارش کروں گابیرسٹر صاحب سے کہ اگراس کو دودن کیلئے ہم ڈیفر کرلیں اورNextاس کو ہم ڈسکس کرلیں، یہ کسی طریقے سے ہم اس کواچھی طرح سے لائیں تاکہ کوئی Ambiguity نہ رہے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، آپ کا کیاخیال ہے جی؟

وزیر قانون: میں نے توگزارش کی تھی، ایجنڈے پہ گورنمنٹ کا بزنس ہے اور یہ جوAmendment ہم لا رہے ہیں، اس پہ جوConcerned quartersہیں یا جوRelevant quartersہیں، Including the Chairman Tribunalوغیرہ، توAlready سب سے ہماری مشاورت کاایک سلسلہ ہوا ہے And every body is satisfied with this amendment.اگرآپ اس سے بہتر لاء لانا پسند کریں توAny time لا سکتے ہیں، انشاء اللہWe will support youلیکن اس وقت میرے خیال سے اس کو جانا چاہیئے اور اس میں یہ Amendment ہمیں لانی چاہیئے، That is my request to the Chair.

Mr. Speaker: Okay.

<u>محترمہ نور سحر:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بی بی! آپ اسی لاء پہ بول رہی ہیں؟

<u>محترمہ نور سحر:</u> سپیکر صاحب! میں خوشدل خان صاحب کو سپورٹ کرتی ہوں۔ یہاں پر جو پیج پر جی یہ ‘Execution of its decisions’ لکھا ہے، یہاں پر Contempt of Court of its ہونا چاہیئے تھا، یہ ادھر انہوں نے نہیں لکھا، اسلئے یہ بھی مجھے، اور میں ان کو سپورٹ کرتی ہوں اس بارے میں۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> جناب سپیکر صاحب، زما یو متعلقہ قرارداد دے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> (قہقہہ) ڈاکٹر اقبال دین صاحب، لیجسلیشن ہو رہی ہے، پورا ہاؤس آپ کے Disposal پہ ہو گا، پہلے لیجسلیشن جو ہمارا Prime objective ہے، ہماری پہلی ڈیوٹی لیجسلیشن کی ہے، پہلے یہ پراسس تو کمپلیٹ ہونے دیں۔ اچھا اس کو لاء منسٹر صاحب، آپ کہتے ہیں Put کروں؟

<u>وزیر قانون:</u> جی ہاں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Deputy Speaker Sahib may be adopted. Now, those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and the original para (d) of Clause 2 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Passage stage; the honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, NWFP., to please move that the North West Frontier Province Service Tribunals (Amendment) Bill, 2010, may be passed. Honourable Minister for Law, please.

<u>Minister for Law:</u> I would like this august House to pass the NWFP Service Tribunals (Amendment) Bill, 2010, forthwith. Thank you.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the North-West Frontier Province Service Tribunals (Amendment) Bill, 2010, may be passed. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed, without amendment, moved by the honourable Minister.

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 10, Mr. Khushdil Khan, the honourable Deputy Speaker and Chairman of Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee. Mr. Khushdil Khan, please.

Mr. Khushdil Khan (Deputy Speaker): Thank you, Mr. Speaker. I beg to move under sub-rule (1) of Rule 60 of the Provincial Assembly of N.W.F.P. Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of report of the Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, may be extended till date.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension may be granted to the honourable Deputy Speaker to present the report of Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period for presentation of the report is granted. Item No. 11, now Mr. Khushdil Khan, honourable Deputy Speaker/Chairman Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances to please present before the House the report of the Committee. Mr. Khushdil Khan, please.

Mr. Khushdil Khan (Deputy Speaker): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker Sir, I beg to present before the House the report of Committee No. 1.

تحریک التواء پر بحث

Mr. Speaker: It stands presented. Item No. 12; Mr. Israrullah Khan Gandapur to please start discussion on your adjournment motion

No. 137, already admitted for discussion under rule 73 of the Rules of Procedure. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:۔ شکریہ سر، میں آپ کا شکر گزار ہوں اور یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس بھی بیٹھے ہیں، جو ایڈجرنمنٹ موشن میں نے پیش کی تھی، گورنمنٹ کا بھی میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اسکو ایڈمٹ بھی کیا تھا اور یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے جس میں میں پورے ہاؤس کی توجہ بھی چاہونگا اور انکی سپورٹ بھی چاہونگا کیونکہ سر، انتخابات کے بعد جب محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی پہلی تقریر میں اپنے وژن کا ذکر کیا تو انہوں نے اپنے 'سی آر بی سی' فرسٹ لفٹ کینال کو صوبے کیلئے لائف لائن قرار دیا تھا اور ہمارے لئے یہ حوصلہ افزابات تھی کہ صوبے کے نوجوان وزیر اعلیٰ اپنی پہلی تقریر میں ضلع ڈیرہ کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں اور جو انہوں نے اپنا وژن ساری اسمبلی کے سامنے رکھا ہے، اس میں لفٹ کینال کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ سر، سالہا سال سے یہ بنجر زمینیں جو کہ زرخیز ہیں لیکن پانی نہ ہونے کی وجہ سے کوڑیوں کے مول بک رہی ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب شاید اس کے تاریخی پس منظر سے اتنے واقف نہ ہوں، میں اس پر روشنی ڈالنا چاہونگا۔ جب سے 'سی آر بی سی' گریوٹی کینال ضلع ڈیرہ میں متعارف ہوا تو اس وقت بھی جناب ولی خان مرحوم اور جناب حیات محمد خان مرحوم نے اس میں ساتھ دیا تھا اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کی 'سی آر بی سی' گریوٹی کینال فیز فرسٹ، فیز سیکنڈ اور فیز تھرڈ کمپلیٹ ہو چکے ہیں اور سر، یہی وہ تاریخی پس منظر تھا کہ جب بھی کالا باغ ڈیم کے حوالے سے یا پختونخوا کے حوالے صوبے میں قرارداد آئی تو میرے والد صاحب نے ہمیشہ عوامی نیشنل پارٹی اور پیپلز پارٹی کا اس ایشو پر ساتھ دیا تھا اور ایک بار جب میں نے ان سے پوچھا کہ اگر ہمیں کالا باغ سے گریوٹی کینال دی جائے لیکن اس کے باوجود بھی آپ کالا باغ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے مجھے کہا کہ ان دونوں پارٹیوں کا مجھ پر احسان رہا ہے کیونکہ جس وقت یہ گریوٹی سکیم آرہی تھی تو اس وقت انکی سپورٹ Crucial تھی اور چونکہ اس وقت انہوں نے احسان کیا تھا تو اگر آج وہ ایک منصوبے کی مخالفت کر رہے ہیں تو میرا یہ اخلاقی فرض ہے اور اسی طریقے سے پختونخوا کے حوالے سے بھی وہ ریکارڈ پر ہے کہ انہوں نے پارٹیوں کا ساتھ دیا تھا۔ سر، یہ تاریخی پس منظر تھا جس کے بعد ہمیں حوصلہ بھی ہوا۔ لفٹ کینال وہ واحد منصوبہ ہے جو کہ اس صوبے میں ایک Revolution لا سکتا ہے۔ 'Jaika' کی سٹڈی بھی موجود ہے، میں ساری نہیں پڑھنا چاہونگا لیکن وہ ضروری جگہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے نالج میں آجائیں، وزیر اعلیٰ صاحب بھی انکو سن لیں کیونکہ سر، وزیر اعلیٰ صاحب کی نیک نیتی اور جناب گیلانی صاحب نے جو اعلان کیا تھا، اس پر ہمیں شک نہیں ہے،

انہوں نے ہمیں کہا تھا کہ 21 جنوری کو میں اس کو ایکنک سے منظور بھی کراؤنگا۔ ہمیں سر، خوشی تھی لیکن اس کے برعکس جب 21 جنوری کو ایکنک کی سیکمیں منظور ہوئیں تو اس میں ہم نے دیکھا کہ لفٹ کینال کا میلوں دوری تک کوئی ذکر بھی نہیں تھا۔ اسکے بعد محترم منسٹر صاحب، رحیم داد خان کے حوالے سے بعض اخبارات میں اسکی تشریح آئی لیکن سر، جب اس 'Jaika' کی سٹڈی کو میں دیکھتا ہوں اور اسکے بعد جو 2005 کی ایک قرارداد اسی صوبائی اسمبلی نے پاس کی تھی اور جو فیڈرل گورنمنٹ میں بیورکریسی کا ایک مائنڈ سیٹ ہے، تو وہ چند ایسی چیزیں ہیں سر، اگر انکو ہم نے توجہ نہ دی تو یہ جو منصوبہ ہے، شاید ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ہم اس سے فیض یاب نہ ہو سکیں۔ اس میں سر، ہمیں تشویش اس وقت مزید ہو گئی کہ جب پلاننگ کمیشن کے جو چیئرمین تھے، انکو اپنے عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ سینیٹ میں حاجی عدیل صاحب نے اسکے خلاف آواز بھی اٹھائی لیکن اسکے باوجود انکو وزیراعظم صاحب کا مشیر برائے تعلیم غالباً مقرر کیا گیا اور یہاں پر ایک بیورکریٹ کو بٹھا دیا گیا۔ سر، ان خدشات میں اگر ہم دیکھیں Water Accord سال 1991 میں ہوا، لفٹ کینال Basically تین تھے، ایک 60 فٹ تھا، ایک 120 فٹ تھا، ایک 170 تھا لیکن جب Water Accord conclude ہوا تو اس میں صرف ساٹھ فٹ جو فرسٹ لفٹ ہے، اس کا جو پانی ہے، وہ Water Accord کے مطابق ہمارا Due shares بنتا ہے، سرحد حکومت نے جلدی کی اور انہوں نے حکومت پاکستان سے درخواست کی اور حکومت پاکستان نے جاپانی گورنمنٹ کو لکھا، جنہوں نے 1993 سے لیکر 1995 تک ایک Study conduct کی تھی جو کہ Feasibility study ہے اور اس میں انہوں جو اپنی Recommendations دی ہیں، وہ اس وجہ سے سر، میں ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ آگے چل کر جو پنجاب کا مائنڈ سیٹ ہے، میں اس پر بولنا چاہونگا۔ صوبہ پنجاب میں ہمارے بھائی رہتے ہیں لیکن سر، بیورکریسی کا وہاں پر جو مائنڈ سیٹ ہے، اسکو اگر ہم توجہ نہ دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف اس صوبے کے حقوق سے نظر کشائی ہو گی، وہ سر، لکھتے ہیں اپنی Recommendations میں کہ یہ جو منصوبہ ہے، یہ انتہائی نہ صرف Feasible ہے بلکہ اسکا جو Economic internal return ہے، وہ بہت زیادہ ہے اور جلد ہو سکتا ہے، Accordingly the project is recommended for early implementation. یہ سر، پیج 26 ہے، اور آگے چل کر سر، وہ لکھتے ہیں کہ اس کا جو طریقہ کار ہے Implementation کا جو گریوٹی سکیمیں ہیں، ان کے برعکس ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ چشمہ رائٹ بینک ڈیویلپمنٹ کینال اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جائے، جس میں صوبہ خود یہاں پر

Legislation کرے اور جو انٹرنیشنل ڈونرز ہیں، ان سے Loan لے اور اسکو Implement کرائے۔ سر، انہوں نے اس میں جو ذکر کیا ہے کہ ایک New approach ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جب انہوں نے New approach کی بات کی تو جو بیورکریسی ہے، اسکو شاید یہ کھٹکا لگا کہ یہ اربوں روپے ہونگے، اگر یہ صوبائی حکومت کے پاس آئیں گے اور وہ اس پر Implementation کریں گے تو شاید انکو یہ بات اچھی نہیں لگی، گوارا نہیں ہوئی اور وہ اسی دن سے اس میں روڑے اٹکا رہی ہے۔ Implementation اگر واپڈا بھی کرے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ انکی Recommendation ہے اور سر، O&M cost، Page 20 پر جو انکی Recommendation ہے، انہوں نے اسکا ذکر کیا ہے، Annual O&M cost including cost of administration of the authority and pump operations جو ہیں، Which is 1.7 % of the project cost تو وہ 1.7%-----

(قطع کلامی)

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> ہاں سر، جو کہ انکے مطابق کافی Low ہے۔ اسکے متعلق سر، میری یہ گزارش ہوگی کہ چیف منسٹر صاحب کو توجہ کیلئے ٹائم بعد میں دیا جائے کیونکہ یہ صوبے کا ایک انتہائی اہم پراجیکٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب اور چیف منسٹر صاحب، انشاء اللہ آپکو ٹائم دیں گے۔ آپ بیٹھ جائیں گے، ادھر ہی بیٹھ جائیں جی۔ سید رحیم خان! یہ ایک اہم ایشو ڈسکس ہو رہا ہے، اس کے بعد آپکو پورا ٹائم مل جائے گا۔ آج آپ ہمارے ساتھ چائے پئیں گے۔ لیڈر آف دی ہاؤس، امیر حیدر خان ہوتی صاحب! آپ بے فکر رہیں، آپ کے کام ہو جائیں گے جی۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> تھینک جی، میں شکر گزار ہوں۔ سر، O&M cost کا انہوں نے ذکر کیا ہے کہ 1.7 % of the total cost ہے، اگر یہ Institutional ضرورت ہے، improvement میں انہوں نے لکھا ہے کہ Legislation ہو اور صوبہ اسکو Implement کرے۔ اس میں سر، انہوں نے فرسٹ، سیکنڈ، تھرڈ جو کہ Gravity کے جو Component تھے، ان کا بھی ذکر ہوا ہے اور Interesting Sir, facts یہ ہیں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ فیز فسٹ اور سیکنڈ، That was due for completion in 1985, which was carried over to1992، اس میں ایک اور فگر آتا ہے جس میں ہمیں Conspiracy theories کو مزید ترجیح ملتی

ہے اور وہ سر، اس وجہ سے ملتی ہے کہ جو Catchment's area ہے جو فیز فرسٹ اور فیز سیکنڈ میں، اس میں صرف این ڈبلیو ایف پی کی زمین ہے، فیز فرسٹ میں Hectares 55800 اور فیز سیکنڈ میں Hectares 37200 ہے، فیز تھرڈ جو ہے سر، اس میں hectares 48650 صوبہ سرحد کی ہے جبکہ Hectares 99030 پنجاب کی ہے۔ جو پورشن این ڈبلیو ایف پی کے متعلق تھا، 1985 میں اسکو Complete ہونا تھا، اسکو لمبا کیا گیا 1992 تک اور جب پنجاب کی باری آئی سر، تو وہ شروع ہونا تھا 1994-95 میں لیکن پھر بھی وہ ایک دو سال غالباً گیٹ ہوگا، نومبر 1997 میں شروع ہوا۔ انہوں نے پروجیکٹ کیا ہے کہ جو پرانا آپکا ایک Track record ہے، شاید دس سال ہے لیکن چونکہ بیورو کریسی کا اس میں Interest آگیا اور این ڈبلیو ایف پی کی جو زمین تھی، وہ Hectares 48000 تھی اور پنجاب کی زمین Hectares 99000 تھی، تو پنجاب کے جو پالیسی ساز تھے، انہوں نے اس منصوبے کو بجائے دس سال کے، سات سال میں کمپلیٹ کر لیا، 04-2003 میں وہ منصوبہ رہ بھی گیا ہو، پنجاب کی زمینیں اس سے آباد بھی ہو گئیں۔ سر! ان حقائق کو دیکھ کر مزید ہم کیا سمجھیں کہ کیا یہ جو ہمارے خدشات ہیں، یہ بس کسی ایک دیوانے کا خواب ہیں؟ یہ ہم صرف عوامی باتیں کر رہے ہیں، یہ Facts and figures ہیں اور اس دن بھی میں نے یہ بات کی تھی اور دوبارہ چیف منسٹر صاحب کے سامنے وہ پیرا رکھنا چاہونگا۔ اس کے سر، پیج 350 پر وہ کہتے ہیں کہ "Institutional inefficiency and lack of interest, the project was one of the medium priority project for WAPDA and therefore proper attention could not be paid by them. There were design delays, contractual delays, approval delays, delays in appointment of consultants and contractors, frequent changes in management and staff. Further, since the beneficiaries belong to a Province who do not have a strong voice at the Federal level. The timely completion of the project was only a secondary priority to the Federal Institution"، سر، یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ایک سٹڈی میں جو کہ غیر ملکی ہیں، وہ بھی اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کیونکہ Beneficiary این ڈبلیو ایف پی گورنمنٹ تھی اور جو پالیسی ساز تھے، وہ دوسرے صوبے سے تعلق رکھتے تھے تو Design میں بھی Delay ہوا، Contract میں بھی Delay ہوا اور Implementation میں بھی Delay ہوا۔ سر، جو ہماری قرارداد تھی، قرارداد نمبر 331، اور یہ بھی انتہائی اہم ہے، اس میں سر، انہوں نے جو ہمیں جواب دیا تھا، اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "The CDWP view that NWFP should get their due share of water

in accordance with the Water Accord which should be utilized very effectively through execution of financially and economically viable projects”. سر، جب Feasibility کہتی ہے کہ اسکی O&M cost بھی اتنی نہیں ہے، Economic internal return اتنا جلدی ہو رہا ہے اور Water Accord بھی کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی Restriction نہیں ہے تو یہ الفاظ کا ہیر پھیر کیا ہے؟ اور وہ کہتے ہیں کہ “Province should not be over burdened with the cost by designing expensive lift irrigation project”، اسکو سر، نوٹ کیا جائے، ‘By designing expensive’، یہ این ڈبلیو ایف پی کی گورنمنٹ نے تو Design کیا، این ڈبلیو ایف پی نے تو فیڈرل گورنمنٹ سے کہا، فیڈرل گورنمنٹ نے Japanese سے کہا اور Japanese نے اسکی Feasibility study تیار کی لیکن وہاں کا جو مائنڈ سیٹ ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک Expensive scheme ہے۔ آگے چل کر وہ کہتے ہیں سر، “In the light of observations of various Members of CDWP, the views of IRSA and water availability need to be maintained” یعنی IRSA سے دوبارہ پوچھا جائے گا کہ آیا ہمارے پاس اتنا پانی ہے؟ اگر پانی نہیں ہے تو پھر آپکا جو Water Accord ہے، اسکی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ اور سر، وہ کہتے ہیں کہ “The commitment of NWFP Government to bear the huge O & M expenses should be given consideration”، این ڈبلیو ایف پی میں اسکو، اس وقت درانی صاحب کی حکومت تھی، انہوں نے کہا کہ O&M، ہم آبیانہ بڑھادیں گے، آپ اسکو Implement کریں، تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اسکو Consider کریں گے اور پھر تین صفحہ پر انہوں نے لکھا ہے، تین لائنوں بعد “Environmental impact, assessment study need to by clear by EPA NWFP” لیکن اسکو جو Page ہے، اس میں Environmental aspect کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ چونکہ یہ صوبہ اتنا Developed نہیں ہے کو یورپین سٹائل پر اسکی Environmental impact کا اندازہ کر سکیں، لہذا اس کیلئے چند ایسے ادارے ہونگے جن کے Facts and figures ہمارے سامنے رکھیں جائیں گے، The general consensus was, the project was premature to be taken in the ECNEC. یہ سر، 2005 کا ہے اور شاید CDWP نے ابھی تک اسکو Clear نہ کیا ہو کیونکہ اس وقت Mind set تھا اور شاید ابھی بھی یہ Prevail کرے۔ تو میری سر، یہ درخواست ہوگی، بلور صاحب کی مہربانی ہے، انہوں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ ہم اس میں ایک Strong worded

سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ ایک کھیل ہو رہا ہے اور ایک ہاتھ پر ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم اسکو منظور کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے Possible نہیں ہے۔ اس کو دیکھ کر سر، Conspiracy theory مزید بھی آگے جائے کیونکہ یہ ایک سروے ہے Issues of water resources in Pakistan اور اس میں سر ایک چارٹ بنا ہوا ہے جس میں انہوں نے مختلف ڈیمز اور بیراج وغیرہ کا ذکر کیا ہے، چشمہ بیراج کے بعد جو اگلا بیراج آتا ہے، وہ تونسہ بیراج ہے، وزیر اعظم صاحب کی نیت پر میں شک نہیں کرتا لیکن شاید ان کو وہاں جا کے یہ خیال آیا ہو کہ ابھی تک جو یہ پانی ہے یہ تو اگر چشمے پہ استعمال این ڈبلیو ایف پی کرے تو وہ جو فصلوں کی حالت بنی ہوئی ہے، تونسہ بیراج کے پانی کا کیا ہو گا؟ سر، یہ نقشے ہیں، یہ فیزیبلٹی سٹڈی ہے، یہ سب تو صرف ہماری ہوا میں باتیں نہیں ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس پر توجہ دیجائے اور اس ایوان سے ایک پر زور آواز جائے تاکہ فیڈرل گورنمنٹ کو ہم Realize کرائیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے صوبے کیلئے واحد ایک منصوبہ دیا تھا اور یہ ان کی نیک نیتی تھی، وہ مردان کیلئے بھی لے سکتے تھے، وہ کسی اور جگہ کیلئے بھی لے سکتے تھے لیکن انہوں نے تو مہربانی کی کہ صوبے کیلئے واحد منصوبہ این ڈبلیو ایف پی میں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، تاکہ جو فوڈ پہ ہمیں پندرہ بلین کی سبسڈی ملتی ہے، کہ اس روز کے خیرات سے ہم بچ سکیں لیکن جو ابھی ہمیں مسائل درپیش ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں، وہ اس میں میرا ساتھ دیں اور آخر میں ہم ایک ریزولیشن ڈرافٹ کریں جو کہ فیڈرل گورنمنٹ کی آنکھیں کھول دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، تھینک یو اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب، آپ نے ایک بہت اہم ایشو اٹھایا ہے اس صوبے کیلئے، واقعی ہمارے صوبے کو بڑی کمی کا سامنا ہے، ایگریکلچرل لینڈز جو پشاور اور مردان ڈویژن میں تھیں، وہ ساری پراپرٹی ڈیلروں اور کچھ ضرورت کے تحت رہائشی بستیوں میں ضائع ہو رہی ہیں تو ابھی جو واقعی نظر میں آ رہی ہے، تو وہ وہی آپ کی ڈی آئی خان والی زمین ہے، ہمارے صوبے کی جو غذائی اور ایگریکلچر Needs وہی Cater کر سکے گی، تو یہ انتہائی اہم ہے اور میں خود بھی اس کو Fully support کرتا ہوں۔ جی منور خان صاحب، مختصر سا بولیں کیونکہ ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس بھی تشریف فرما ہیں، ان کو بھی تھوڑا سا موقع دیں گے۔ جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان: تھینک یو، سر۔ سر، جیسا کہ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب نے اس منصوبے کے بارے میں آپ کو بتایا، مجھے سر، افسوس ہے کہ ایک جاپانی فرم اس قسم کے ریمارکس دے رہی ہے کہ اس صوبے کی آواز کمزور ہے، اس وجہ سے اس کی Implementation نہیں ہو رہی ہے، تو آج تو لیڈر آف دی ہاؤس بیٹھے ہیں سر، میری ان سے یہی ریکوئسٹ ہے بلکہ سارے ہاؤس سے یہ ریکوئسٹ ہو گی کہ کم از کم یہ جاپانی فرم کا جو بیان ہے اور جو Statement ہے کہ ہمارے صوبے کی آواز کمزور ہے، تو میرے خیال میں آج سارے اس بات پہ متفق ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس صوبے کی آواز کمزور نہیں ہے، ہم اس منصوبے پر سارے اکھٹے ہیں۔ سر، اگر یہ منصوبہ Implement ہو گیا تو مجھے یقین ہے کہ، یہ علاقہ شاید آپ لوگوں نے دیکھا ہو گا کتنا پلین ایریا ہے سر، میں تو کم از کم یہاں تک کہتا ہوں کہ اس صوبے کو پنجاب سے یا کہیں دوسری جگہ سے نہ گندم کی ضرورت ہو گی، نہ چینی کی ضرورت ہو گی، میرے خیال میں ہم دوسرے صوبوں کو Provide کر سکیں گے۔ اگر یہ ہاؤس اپنے پرزور مطالبے کے ساتھ، اگر اس کی Implementation ہو جائے تو میرے خیال میں سر، آپ نے جیسے فرمایا کہ ہماری زمینیں ڈیلروں اور یہ جو کنسٹرکشن پہ ضائع ہو رہی ہیں، تو ہم آپ کو تسلی دیتے ہیں کہ آپ اپنی زمینوں پہ جتنی بھی آپ کنسٹرکشن کریں، جتنی بھی آپ بلڈنگ بنائیں، انشاء اللہ تعالیٰ ڈی آئی خان کی زمین اتنی کافی زمین ہے کہ آپ کو ضرورت ہی نہیں پڑیگی کہ آپ اس علاقے میں گندم بوئیں یا چینی یا کین کاشت کریں سر، تو اس سلسلے میں ہاؤس سے میری ریکوئسٹ ہے کہ اس کو پرزور طریقے سے شروع کیا جائے تاکہ اس کا جو وزیراعظم صاحب نے جو اعلان کیا ہے۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Thank you, Munawar Khan. Thank you please.

حافظ اختر علی: جناب سپیکر! په دے سلسله کښے یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب! چشمه رائٹ بینک کینال باندے به خبره کوئ جی؟

حافظ اختر علی: بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ه جناب سپیکر صاحب! ډیره شکریه۔ زمونږه ورور اسرار اللّٰه خان گنډاپور صاحب چه کوم اهم خبره د 'سی آر بی سی' لفټ کینال چه کوم هغه راوړے ده په فلور باندے، یقیناً مونږه دا مکمل سپورټ کوؤ ځکه چه 'سی آر بی سی' زمونږه د صوبے د موت او د حیات مسئله ده۔ جناب سپیکر صاحب! په مخکښے وخت کښے چه کله Calculation شوے وو، نو تقریباً

پینسٹھ ارب روپئ، دا د 1991 د معاہدہ آب د لاندے زمونږه د صوبه سرحد چه کوم شیئرز دی او د عذر د وجے نه او زمونږ سره د هغه خپلو نهرونو او د هغے د عدم استعمال د وجے نه چه هغه نورے صوبے استعما لوی، یقیناً که هغه اوس Update شی، هغه د یو قرض نه سیوا شوی دی او بیا صوبے ته چه کوم غذائی او د گندم کو م قلت دے، لهذا زمونږ به هم دا درخواست وی چه دا د مکمل مونږه په دے باندے سپورټ کوؤ او په دے د وفاقی گورنمنټ سره خبره اوشی، زمونږه د صوبے دا یو ډیر انتهائی اهم ضرورت دے، لهذا د دے مکمل حمایت کوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه جی۔ جی عبد الاکبر خان، مختصر، مختصر۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جب صوبے کا معاملہ آتا ہے تو پھر مختصر؟ جناب سپیکر! میرے خیال میں اسرار صاحب کی ایڈ جرنمنٹ موشن پر جو ڈسکشن آج ہو رہی ہے، انتہائی اہم ہے اور خاصکر اس صوبے کیلئے جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے کہ Water Accord میں اس صوبے کا بہت سا پانی ابھی دریاؤں میں جا کے دوسرے صوبوں کے لوگ استعمال کر رہے ہیں، ایک طرف پانی کا مسئلہ اس صوبے کے ساتھ ہے اور زمین بھی اس صوبے کے ساتھ ہے، میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لونگا لیکن جناب سپیکر، اگر ایکنک، سی ڈی ڈبلیو پی اس کو کلئیر نہیں کرتی اور بار بار جانے کے باوجود بھی ایک فیریبل پراجیکٹ کو وہ Approve نہیں کرتی، تو جس طرح اپنی Recommendation میں Japanese نے لکھا ہے کہ ایک اتھارٹی بنالیں اور صوبہ باہر ڈونر سے اس کیلئے پیسہ لے لے یا لون لے لے لیکن یہ میرے خیال میں پھر سی ڈی ڈبلیو پی کے منہ پر ایک طمانچہ ہوگا اور ایکنک کے منہ پر ایک طمانچہ ہوگا کہ جب وزیر اعظم پاکستان بھی کہتے ہیں کہ اس کو ہم کریں گے اور جب یہ صوبہ بھی کہتا ہے کہ اس کو کیا جائے اور جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ فیریبل ہے، تو جناب سپیکر، میں نہیں سمجھتا کہ یہ کونسی طاقت ہے کہ جو کہ درمیان میں آ کے کہتی ہے کہ ہم اس کو Approve نہیں کرتے؟ آخر ہمارے صوبے کیلئے، اسی لئے نہیں کرتے وہ جناب سپیکر، کیونکہ یہ پانی ابھی وہ لوگ استعمال کر رہے ہیں اور جب یہ پراجیکٹ بن جائیگا تو پھر ہمارے حصے کا جو پانی ابھی وہ لوگ استعمال کر رہے ہیں، وہ پانی ہم استعمال کریں گے تو اسلئے ان کو نقصان ہوگا تبھی تو وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو نہ بنایا جائے۔ اسلئے میں جناب سپیکر، کہتا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب بہتر جانتے ہیں کہ اگر واقعی سی ڈی ڈبلیو پی اس کو کلئیر نہیں کرتی، Approve نہیں کرتی، تو پھر یہ صوبہ از خود اس پراجیکٹ کو کیوں نہیں لیتا، یہ صوبہ خود لون کیوں نہیں لیتا، یہ صوبہ ڈونر سے پیسے کیوں نہیں لیتا تاکہ اگر یہ لاکھوں ایکڑ زمین سیراب ہو جائے

اوراس سے صوبہ غلے میں خود کفیل ہو جائے؟ تو میرے خیال میں نہ صرف غلے میں خود کفیل ہو جائیں گے جناب سپیکر، بلکہ ہزارون لاکھوں خاندانوں کو فائدہ ہو گا کہ اب وہ زمین کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

مولوی عبیداللہ: جی زۂ یوه خبره کوم، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: په څه باندے جی؟

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر! د کوهستان په باره کښے په یو اهم مسئله باندے خبره کول غواړمه جی۔

جناب سپیکر: اودریږه جی، په دے ایشو باندے، که تاسو په څه باندے خبره کول غواړئ۔ جی ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریه، جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: د هر جماعت نه مو یو، یو تن ته موقع ورکړه، بل به د هغه جماعت نه نه پاسیږی۔ جی، ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: تهینک یو، سر۔ سر! دا زمونږه آنریبل ممبر اسرار الله خا ن گنڈاپور صاحب چه کومه مسئله را اوچته کړے ده، دا خو زمونږه د ټولے صوبے مسئله ده۔ عجیبه خبره ده، یو طرف ته خو زمونږه دومره Shortage دے د غنمو چه مونږه تقریبا بیس پچیس لاکھ ټنه گندم د بهر را غواړو او مونږ له پنجاب غنم هم نه راکوی، د بیعه هم نه راکوی جی او بل طرف ته زمونږه په لکهاؤ ایکړه زمکے شاړے او بنجرے پرتے دی، نو مونږ د دے سپورټ کوؤ او دے باندے یو متفقه قرارداد پاس کول پکار دی او مونږه فل ئے سپورټ کوؤ۔ تهینک یو، سر۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر! دے سلسله کښے یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: نه، ستاسو د پارټئ نه یو آنریبل ممبر خبرے اوکړے جی۔ جناب پرویز خان خټک صاحب۔

پرویز خان خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب! څنگه چه اسرار الله گنڈاپور صاحب دا یوه ډیره اهم مسئله چه دے ټولے صوبے سره تعلق لری، پیش کړے ده، نو ټولو نه اول خو مونږه ټول د دے سپورټ کوؤ او ټوله صوبه د دۀ سپورټ

کوی۔ دا زمونږه ضرورت دے۔ (تالیاں) لیکن ورسره چه کوم د دے هغه تیر شوے تاریخ دے ، دا په 2004 کښے د دے پی سی ون جوړ شوے وو او تقریباً پچیس بلین روپئ د دے خرچ راتلو او هغه وخت کښے په دے باندے څه Objections راغلی وو۔ څه رنګه چه ګنډاپور صاحب خبره اوکړه، نو هغه بیا په 2006 کښے دے باندے دوباره د ټیکنیکل کمیټئ میټنګ اوشو او دا ئے قابل عمل قرار کړه چه دا منصوبه قابل عمل ده۔ د ے منصوبے لاندے به اوس چه کوم تقریباً Latest د دے فیزیبلیټی جوړه شوے ده، نو په هغے باندے به یو شپیته بلین روپئ خرچ راځی او پی سی ون تیار شوے دے او تقریباً د دے آمدن به مونږ ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا اکسټھ ارب۔۔۔۔

وزیرآبپاشی: اکسٹھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکسٹھ ارب روپئ به پرے راځی۔

وزیرآبپاشی: او جی، او د دے آمدن چه دے ، هغه تقریباً نو ارب روپئ سالانه دے۔ که صرف دے ته اوګورو نو دا یو فیزیبل پراجیکټ دے چه خرچه اکسټھ ارب او د هغے نه آمدن نو ارب دے نو لس کاله به مخکښے دا خپل قیمت پورا کوی، نو هر یو پراجیکټ هغه فیزیبل وی چه لس کاله کښے د ننه خپل قیمت پورا کولے شی۔ بیا دے نه علاوه که د پیسو خبره راغله نو زمونږه د صوبے اوبه پنجاب او سندھ او دا استعمالوی، مونږ صرف 70% هغه خپل حق استعمالوؤ او 30% اوبه زمونږ نه فالتو روانے دی او په دیکښے زمونږه مخکښے هم Claims راغلی دی، اوس هم د وزیر اعلیٰ صاحب په وساطت باندے مونږه وفاقی حکومت ته خپل Claim استولے دے او تقریباً ایک سو تین بلین روپئ مونږه په دیکښے Claim کړے دے چه دا پکار دی چه مونږ ته ملاو شی۔ نو که مونږ ته صرف خپلے پیسے هم ملاو شی نو دا لفټ کینال پرے جوړیدے شی، نو دغه هم څه مسئله نه ده چه په هغے کښے مونږ ته رکاوټ راشی۔ بل دے وخت کښے چه کوم د دے Latest position دے ، هغه دا سکیم سی ډی ډبلیو پی ته لاړ دے ځکه چه دا سکیم مخکښے ایکنک ته لاړو او ایکنک کښے چه د یو ارب روپو نه سکیم

زيات شي نو هغه خا مخا سی ډی ډبليو پی پاس کوی، نو په دے باندے پرے سی ډی ډبليو پی ميټنگ شوے دے او Monday باندے به د هغے Next meeting وو خو بدقسمتئ نه چونکه هغه هغوی ته موقع نشته يا ټائم دغه نه کړو، نو هغه ميټنگ کينسل شوے دے او Next meeting کښے به په هغے باندے کارروائی کيږی۔ نو زما خيال دے که مونږ متفقه طور باندے دا قرارداد پاس کړو، هسے هم دا وزيراعظم صاحب اعلان کړے دے، دے صوبے باندے به ئے ډير لوئے احسان وی چه دا مسئله حل شی او دا ډيره اهم مسئله ده۔ که مونږ هر څه اوکړو او زمونږ زمکے غير آباد وی، دے وخت کښے زمونږ په صوبه کښے تقريباً 2.6 ملين ټن د غنمو کمے دے او په هغے باندے تقريبا سالانه مونږه 4511 ملين سبسډی ورکوؤ نو چه دا لفټ ايريګيشن کينال جوړ شی نو دے صوبے ته هغه سبسډی هم ختميدے شی او د غنمو کمے چه کوم دے زمونږ صوبے ته، هغه پورا کيدے شی۔ نو زما دے ټولو ته دا عرض دے چه هسے هم وزير اعلیٰ صاحب لګيا دے خپل کوششونه کوی، مونږ ټول لګيا يو کوؤ او اوس هم مونږ دا دغه کوؤ چه متفقه يو قرارداد پيش شی او مخکښے هم دے پسے کوشش اوکړو چه دا مسئله، چه هرے مسئلے نه اول ده، چه دا حل کړو، نو بيا نورے خبرے وروستو دی۔

جناب سپیکر: آپ اگر قرارداد لانا چاہتے ہیں اور گورنمنٹ بھی سپورٹ کر رہی ہے، تو ضرور لائیں۔ آپ اس کو ڈرافٹ کریں گے یا جو بھی پروسیجر آپ Adopt کرنا چاہتے ہیں، اس کے دوران میں دعوت دیتا ہوں جناب لیڈر آف دی ہاؤس، امیر حیدر خان ہوتی صاحب کو کہ وہ کرنٹ ایشوز جو اٹھائے گئے ہیں اور جو صوبے کے حالات ہیں، اس پہ آپ سب کو اپ ڈیٹ کریں۔ جناب امیر حیدر خان ہوتی صاحب، لیڈر آف دی ہاؤس۔ (تالیاں)

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): بسم الله الرحمن الرحيم۔ ډيره مهربانی سپيکر صاحب چه تاسو ما له دا موقع راکړه چه د دے معزز هاؤس وړاندے په يو ډير Important او اهم ايشو باندے زهٔ د خپلے رائے اظهار اوکړم او زما په خيال زما رائے به بيخی هم هغه رائے وی چه د کوم رائے اظهار دلته زما مختلفو رونړو، ملګرو او مشرانو اوکړو۔ ډيرے خبرے داسے وی محترم سپيکر صاحب، چه هغه د سياست نه او د سياسی نظرياتو نه بالاتر وی او چه کوم ځائے د صوبے د آبادئ، د ترقئ او د خوشحالئ خبره راځی نو که نن مونږه دلته ناست يو او دا

رونړه او ملګری اخوا ناست دی او که سبا مونږه اخوا کښینو او دوئ دیخوا کیښنی خو زما په خیال په دے ایشوز باندے به ټول عمر زمونږه د ټولو رائے یوه وی او پکار هم پرے هغه ده۔ اسرار خان چه کوم Details د هاؤس وړاندے کیښودل د لفټ کینال په حواله باندے دا واحد په واټر سیکټر کښے یو میګا پراجیکټ دے چه زما په خیال دا ضرورت نه زیات د فلټرز نه تیر کړے شوے دے او د ضرورت نه زیات فلټرز نه څکه تیر کړے شوے دے چه د مختلفو خلقو خپل مفادات وو او زهٔ بالکل دے خبرے سره اتفاق کوم چه د واټر ایکارډ په بنیاد کوم زمونږ د صوبے برخه جوړیږی دے وخت کښے ، هغه مونږه نه Utilize کوؤ او هغه اوبه زمونږه نه ضائع کیږی، او ضائع کیږی په دے وجه باندے چه مونږه سره هغه انفراسټرکچر نشته دے چه مونږه هغه اوبه خپلے استعمال کړو او په خپل کار ئے راولو او چه کله د استعمال خبره کیږی او د انفراسټرکچر خبره کیږی نو بیا د دے صوبے د پاره لفټ کینال نه زیات Important project او سکیم زهٔ بل نه وینم او د غه هغه وجه وه محترم سپیکر صاحب، چه کله وزیراعظم صاحب تیر ځل تشریف راوړے وو پیښور ته او دلته کښے هغوی د بزنس کمیونټیز سره ملاقات وو، د هغه ملاقات نه مخکښے هغوی ما ته اووئیل چه چونکه مونږ ته فنانشل پرابلمز دی او مسئلے دی، لهذا زهٔ تش یو میګاپراجیکټ تا له، صوبے له درکول غواړم، تهٔ ما نه یو میګاپراجیکټ اوغواړه د ټولے صوبے د پاره او هم دا جذبات، دا احساسات د ټولو پولیټیکل پارټیز د لیډرشپ، هم دغه رائے یقینی طور ده چه دا زما په ذهن کښے وه او دا زمونږ د ټولو رائے وه نو ما څکه وزیر اعظم صاحب ته ګزارش اوکړو جی که د ټولے صوبے د پاره تهٔ ما له یو پراجیکټ راکوے ، یو سکیم راکوے نو بحیثیت د دے صوبے د چیف منسټر به زما تا ته ریکویسټ دا وی چه واحد زهٔ سکیم تا نه د خپلے صوبے د پاره د لفټ کینال غواړم، مونږ له دا یو لفټ کینال راکړه، مونږ ستا نه نور څه نه غواړو۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: ډیر ښه جی۔

<u>وزیراعلیٰ</u>: او د هغے غوښتنے په رڼا کښے پرائم منسټرصاحب په هغه موقع باندے اعلان اوکړو او زما په خیال چه په هغه موقع باندے زمونږ ډیر Colleagues په

هغه Gathering کښې ناست وو، شامل وو په هغې کښې چه کله وزیر اعظم صاحب د دے اعلان کوؤ۔ نه صرف دا چه په دغه موقع باندے مونږه دا Issue agitate کړے ده بلکه کله چه د این ایف سی ایوارډ راغے، سره د دے چه د دے ایشوز د این ایف سی سره As such direct linkage نه وو خو په هغه موقع باندے مونږه د Hydle profits او د لفټ کینال Issue raise کړے وه د دے د پاره چه دا دواړه مسئلے د صوبے د پاره ډیرے ضروری دی۔ زهٔ هغه Facts او Figures نه Repeat کول غواړم چه کوم Already دلته Repeat شوی دی، تش یو Figure زمونږ د ټولو د پاره یو دے او د هغے نه مونږ ته احساس کیږی د دے پراجیکټ د اهمیت چه دے وخت کښې د ټولے صوبے چه کوم Irrigated land دے، هغه Eight hundred thousand acres دے او د دے لفټ کینال د سکیم سره، د دے د ټول Phases complete کیدو سره مزید Three hundred thousand acres irrigated land دے صوبے ته ملاویږی، د دے نه مونږ ته دا اندازه کیږی چه دا څومره Important دے؟ درے ورځے مخکښې په اسلام آباد کښې یو میټنګ وو او د هغه میټنګ په وجه باندے زهٔ بخښنه غواړم، ما خپل ایم پی ایز، زهٔ غیرحاضر ووم د هغه Thursday په ورځ باندے او هلته درے ایشوز وو محترم پرائم منسټرصاحب، یو Wheat، یو Sugar او یو Water، د Water په ایشو باندے درے ورځے مخکښې د اسلام آباد په میټنګ کښې ما Personally پخپله دا ایشو Raise کړے ده د وزیراعظم صاحب او د چیف منسټر سندھ او د چیف منسټر پنجاب په موجودګۍ کښې او زما د هغه وینا نه پس وزیر اعظم صاحب Officially په خپل میټنګ کښې Directives دا ورکړل چه دا صرف د صوبائی حکومت خواست نه دے، دا د دغے ټولے صوبے، د اولس یوه ډیره جائزه مسئله ده، زما Commitment دے بحیثیت د وزیراعظم او هغه پلاننګ کمیشن ته Directives دا وو چه په هره طریقه باندے وی، په هر جوړ باندے وی، د دے یو Process چه کوم پاتے دے، د CDWP والا چه کوم پاتے دے، د هغه Directives دا وو چه د مارچ میاشت کښې دننه دننه به په هر قیمت باندے دا CDWP Approval دے پراجیکټ له ورکوی (تالیاں) خو Conspiracy theories، خدشات او مار خوړلے خو د پړی نه هم ویریږی، زهٔ خو نن ډیر

خوشحاله شوم چه زما دے رونړو او دے مشرانو Across the board په Provincial Autonomy باندے هغه خبرے اوکړے چه کوم ټول عمر زمونږ مشرانو کړے وے او ټول عمر زمونږ مشرانو پرے وهل هم خوړلی وو او زمونږ په مشرانو باندے د کفر فتوے هم لګیدلے وے او هغوی ته بد هم وئیلے شوے وو خو شکر الحمد لله چه نن په هغے ایشوز باندے مونږ ټول خدائے یو کړو۔ (تالیاں) په دے باندے د الله لاکھ لاکھ شکر دے۔ (تالیاں) زما د پاره بحیثیت د دے صوبے د خادم د دے نه د خوشحالئ خبره نشته دے او زهٔ مشکور یم د ټول پولیټیکل پارټییز، بالخصوص د اپوزیشن چه اپوزیشن پارټیز مونږ ته دومره لوئے سپورټ نه صرف دا چه په دے میګا پراجیکټ باندے راکړو بلکه د دے این ایف سی خبره راغلے ده، د Hydle profits خبره راغلے ده، نو ټول عمر زمونږ اپوزیشن پارټیز، ټولو Across the board مونږ سپورټ کړی یو، د دے د پاره د دے هاؤس د نمائنده په حیثیت زهٔ د اپوزیشن ډیر مشکور یم او زهٔ د دوئ شکریه ادا کومه۔ (تالیاں) خو خدشا تو ته به لاړ شو، یو ټائم فریم ایښودلے شوے دے د مارچ او زما ګزارش به دا وی چه مونږ د د مارچ میاشت، End مارچ پورے انتظار اوکړو چه د وزیراعظم صاحب د وینا مطابق دا Approval اوشی خو که خدائے مه کړه، خدائے مه کړه، خدائے مه کړه دا Approval او نه شو نو زما بیا خواست به دا وی چه څنګه د دے نه مخکښے مونږه صوبائی جرګے راغوښتے دی او په هغے کښے ټول صوبائی مشران مونږ راغوښتی دی او نه صرف هغه مشران چه کوم مشران په دے هاؤس کښے ناست دی او نمائندګی ئے شته بلکه هغه مشران هم چه د چا نمائندګی په دے هاؤس کښے نشته دے، بیا زما هاؤس ته به خواست دا وی چه دا اجازت نن بیا ما له راکړئ چه که مارچ خدائے مه کړه، دا نه کیږی نو چه د اپریل په وړمبئ هفته کښے زهٔ بیا دوباره هم هغه صوبائی جرګه رااوغواړمه، د هغه صوبائی جرګے نه اختیار واخلم، د هغوی په صلاح او مشوره باندے بیا مونږه د دے پراجیکټ د پاره که بیا په رضا او په صلاح نه وی نو چه بیا مونږه نورے طریقے اختیار کړو خو چه په هره طریقه باندے وی چه دا پراجیکټ مونږه Approve کړو۔ (تالیاں) محترم سپیکر

صاحب، په هغه ایشوز باندے زما رونړه او ملګری خبره کوی خو کوهستان کښے یوه ډیره لویه سانحه، په ملاکنډ ډویژن کښے ، مختلف ایریاز کښے ، دیر In particular، سوات، چترال کښے ، ما سره زما ورور اوس خبره اوکړه د چترال په حواله باندے ، زهٔ د بدقسمتئ نه هغه ورځ په هاؤس کښ موجود نه ووم او جائز خدشات، اعتراضات او ګلے ، زما ډیرو ذمه وارو ملګرو او رونړو د هغے اظهار کړے وو او دا د هغوی حق وو، هغوی د خپل نمائندګئ حق ادا کړو، د هغه علاقو نمائندګان دی هغوی او خامخادا ضروری خبره ده چه هغوی د خپلو علاقو نمائندګی په صحیح طریقه باندے اوکړی او د هغوی ایشوز ډسکس کړی او هغے ایشوز یو حل هم رااوباسی خو ماهم په هغه ورځ باندے میټنګ کال کړے وو د پی ډی ایم اے ، د Disaster Management او د انتظامیے د دے د پاره چه دغے خلقو ته مونږ په څه نه څه طریقے باندے ځان اورسوو، زهٔ تفصیلات بیان کول نه غواړم خو زهٔ تش دومره وئیل غواړم چه په دے دوه درے ورځو کښے دننه دننه په دیر کښے ، په سوات کښے ، په کوهستان کښے ، زما هغه ذمه وار ورونړه او ملګری دلته ناست دی، هغوی به پخپله په دے باندے بیا خبره اوکړی چه کله مناسب ګنړی خو که Air drops وو او Sorties وو د هیلی کاپټرو په ذریعه باندے او که Food packages دی، که میډیسنز دی، که Blankets دی، که کومه یوه سلسله د روډز د کهولاولو چه هغه سلسله شروع ده خو روډز لا کهلاو شوی نه دی ځکه چه هغه به وخت اخلی، Blockages ډیر زیات دی خو زما په خیال که د هغے علاقو زما نمائندګان مطمئن وی نو زهٔ به اووایم چه زهٔ به مطمئن یم او تر څو پورے چه د هغے علاقو زما نمائندګان مطمئن نه وی، زهٔ به تر هغے مطمئن نه یمه۔ زهٔ به هله مطمئن کیږم چه زما د هغه علاقو Representatives مطمئن شی نو به وایم چه او حکومت خپله ذمه واری سر ته اورسوله۔ (تالیاں) خو هغه پراسس روان دے او زهٔ چه نن هم راغلم هاؤس ته نو زما Interaction د خپلو ورونړو او د خپلو ملګرو سره اوشو او دا دوئ له یقین دهانی بیا ورکوم په فلور آف دی هاؤس چه مزید هم په دیکښے کوم کار د کولو که دے او کوم کمے پاتے دے ، انشاءالله ړومبنئ Priority به زمونږ دا وی چه مونږه دغه خپلے ذمه وارئ سر ته اورسوؤ۔ زهٔ بل ایشو په آخر کښے محترم

سپیکر صاحب، چه مفتی صاحب د هغے ذکر اوکړو، مانسهرے کښے چه نن کوم واقعات شوی دی او په هغے کښے هغه خلقو چه هغوی نن د پاکستان د دے خاورے، د دے وطن زمونږ د خوشحالئ او د آبادئ او د ترقئ خلاف یو خپل حرکت شروع کړے دے، یو بل کوشش هغوی کړے دے په مانسهره کښے او ډیر Planned کوشش وو، یو Attack په بالاکوټ کښے او بل Attack په مانسهره کښے، سره د دے چه په هغے کښے د پولیس Casualties هم شوی دی، زمونږ یو ایس ایچ او شهید شوے دے، الله د د هغه مغفرت نصیب کړی، زمونږ دعاګانے د هغه سره دی او د هغه د فیملی سره، نه صرف دا چه زمونږ همدردئ دی بلکه مکمل به ئے مونږه سپورټ کوؤ چه څنګه مونږ نور کیسسز کښے خپل د شهیدان فیمیلیز سپورټ کړی دی خو زهٔ نن دا وایم چه هلته کښے پولیس د ډیرے لوئے بهادرئ مظاهره کړے ده په مانسهره کښے ځکه چه یو کس نه وو، دغه دوه درے کسان وو او هغوی په دے نیت باندے راتلل چه هغوی ګرنیډز اوغورځوی او خودکش حمله اوکړی او د هغے نه پس هغوی په څه طریقه باندے دے پولیس سټیشن ته انتر شی او بیا پولیس سټیشن کښے دننه مزید نوره تباهی اوکړی۔ هغوی هغه حرکت اوکړو، زمونږ Casualties هم پکښے اوشو خو په مین ګیټ چه کوم سپاهیان په ډیوټئ ولاړ وو، هغوی د خپل ځائے نه نه دی خوځیدلے، هغوی جواب کړے دے او جواب ئے داسے کړے دے چه هغه خودکش حمله آور چه کوم وو، هغه ئے رسا په سر ویشتے دے او هغه هلته راغورځیدلے دے او هغه نقصان او تاوان هغه هومره نه دے شوے چه څومره په هغے کښے خدشات وو۔ زهٔ په دے موقع باندے چه څنګه اقبال فنا صاحب ذکر اوکړو چه د شهیدانو د پاره، د هغوی د فیمیلیز د پاره خو مونږه خپله سترے کوؤ خو زهٔ نن په دے موقع باندے هغه بهادرانو سپاهیانو ته خراج تحسین پیش کوم د هغوی په نرتوب، د هغوی په غیرت، د هغوی په دے سترے باندے او زهٔ د لکهونو په حساب کښے د هغے دواړو د پاره د Cash prize announcement نن د دے ځائے نه کومه۔ دا یوه سلسله ده هلته کښے چه Unfortunately بعضے ایریاز شته، زهٔ تفصیلات نه بیان کول غواړم، مفتی صاحب ما نه زیات خبر دے د هغے نه، د دوئ علاقه ده، دوئ سره زیات تفصیلات دی د هغے باره کښے-----

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر (وزیر بلدیات): او د هغوی سره ئے تعلق هم دے۔

وزیر اعلیٰ: د تعلق نه ئے زۀ نه یم خبر، نو هلته کښے دا Elements شته دے خو انشاء الله دا هاؤس ته یقین دهانی ورکول غواړم، دا سلسله خو یو روان جنګ دے د پاکستان د بقاء، دا به روان وی خو چه څنګه دلته کښے مونږه په حوصله، په همت، په اتفاق او په اتحاد د دے حالاتو مقابله کړے ده او مقابله کوؤ، دا که د دے صوبے په ګوټ ګوټ کښے، په هر ځائے کښے خدائے مه کړه دا تکلیف راا وچتیږی، دا یقین انشاء الله ساتئ چه هم په هغه جذبه، په هغه اتفاق به که خیر وی، د دے حالاتو مقابله کوؤ او آخری ګټه چه کومه ده، انشاء الله هغه به د امن وی، هغه به د استحکام وی، هغه به د پختون قوم وی، هغه به د دے صوبے وی انشاء الله۔ ګټه آخری د دے صوبے ده او هغه د بل چا نه ده۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میں جناب مفتی جانان صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ جو ایس ایچ او صاحب شہید ہوئے ہیں، پہلے تو ان جوانوں کی بہادری کو اور انکی عظمت کو سلام کرتے ہیں، پورا ہاوس اور ان کیلئے دعائے مغفرت، مفتی جانان صاحب، جو جوان شہید ہوئے ہیں، جو ایس ایچ او صاحب شہید ہوئے ہیں، ان کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلے پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ اب میں معذرت خواہ ہوں ان تمام معزز اراکین سے جو ان اہم ایشوز پر اپنی تجاویز دینا چاہتے تھے، بولنا چاہتے تھے لیکن وقت کی کمی میرے آڑے آئی، تو آپ سب بھائیوں سے میں معذرت خواہ ہوں۔ اجلاس کو مورخہ 23 فروری 2010 بروز منگل سہ پہر چار بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 23 فروری 2010 سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)